قراءات شاذہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف

استاذ القراء قاری ابوالحسن علی اعظمی

صدر مدرس تجوید وقرآءت دارالعلوم دیوبند

فرائد البلاغ
لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قراءت شاذہ

www.kitabosunnat.com

تالیف

استاذ القراء قاری ابوالحسن علی اعظمی

صدر مدرس تجوید وقرآءت دارالعلوم دیوبند

قراءت اکیڈمی®

28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور

Ph: 042 - 7122423

Mob: 0300-4785910

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

2357
ا — و — ق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتباہ

قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کی جملہ مطبوعات کے حقوق طباعت کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت محفوظ ہیں کوئی صاحب یا ادارہ قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کی بغیر اجازت نقل یا اشاعت کرنے کا مجاز نہیں ہے بصورت دیگر قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

لیگل ایڈوائزر: شفیق احمد چاولہ۔ایم۔اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ

نام کتاب ------ قراءات شاذہ

تالیف ------ قاری ابوالحسن اعظمی

ناشر وطابع ------ قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

سرورق ڈیزائن ------ بونیٹ گرافکس

------ اردو بازار لاہور۔ 0300-4240141

99-... جے ماڈل ٹاؤن لاہور
نمبر 16841

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضروری انتباہ

اس کتاب ''قراءات شاذہ'' کا مطالعہ کرنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ شاذ قراءت کو قرآن نہیں کہا جا سکتا ہے۔ نماز اور خارج نماز اس کی تلاوت قرآن سمجھ کر کرنا حرام ہے حتی کہ مسلمان کو اس کی قرآنیت تسلیم کرنا بھی حرام ہے۔ سامعین کو اس کی قرآنیت کا وہم دلانا بھی جائز نہیں ہے۔

پس قراءات شاذہ کی تلاوت وقرآءت بالکل جائز نہیں مگر اس کی تعلیم وتعلم اور اس کے متعلق تصنیف وتالیف اور اس کی توجیہات کا بیان لغۃً ہو یا اعراباً ومعنیً یا اس کے احکام شرعیہ کا استنباط کرنا یہ سب جائز ہے۔ اور یہ جمہور علماء کرام کا فتویٰ ہے۔ تفصیل کے لیے فن قراءات اور عقائد کی کتب سے رجوع فرمائیں۔

مدیر ادارہ

عزیر احمد تھانوی عفی عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین۔ اما بعد!

اللہ رب العزۃ کا یہ محض فضل وکرم ہے کہ اس نے اس کج مج زبان وقلم کو اپنی کتابِ عزیز کی خدمت کی توفیق عطاء فرمائی۔ تجوید، قراءاتِ سبعہ، قراءاتِ ثلثہ بعد سبعہ۔ رسم الخط اور قراءاتِ عشرہ کبیر کی تالیف وطباعت کی توفیق بخشی۔

عرصہ سے یہ خیال رہا کہ عشرہ کے بعد کی چار شاذ قراءاتِ کی تعلیم وتعلم کا ذریعہ اپنی زبان میں نہیں ہے، ہندوستان میں اور اپنی معلومات کی حد تک پاکستان میں بھی یہ کام نہیں ہوا ہے، اگر اردو زبان میں اسے منتقل کر دیا جائے تو پڑھنا پڑھانا آسان ہو جائے گا۔

راقم اپنی علمی بے بضاعتی کے احساس کے باعث عرصہ سے متامل رہا مگر بعض دوستوں کی خواہش بلکہ پیہم اصرار کی وجہ سے محض اللہ رب العزۃ پر بھروسہ کرکے اس پرکام ربیع الاول کے مبارک مہینہ میں شروع کر دیا۔ اور اللہ کی مدد سے دوسری مشغولیات کے ساتھ صرف ایک ماہ میں پورا ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک!

آغاز میں قراءتِ صحیحہ مقبولہ اور قراءتِ شاذہ مردودہ کا معیار کیا ہے، اس کے اصول وضوابط کیا ہیں؟ اس پر مختصر کلام ہے۔ اس کے بعد قراء اربعہ، اُن کے رُواۃ اور طُرق کے حالات کا مختصر تذکرہ ہے۔

اس کے بعد اصل مقصود یعنی قراءاتِ شاذہ کے اصول وفروش کا بیان ہے۔

اس کتاب کی تالیف وترتیب میں جو کتابیں بطورِ خاص پیش نظر رہیں انکے نام، ان کے مصنفین کی پوری منت شناسی کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں: (۱) غایۃ النہایہ فی طبقات القراء از محقق بن الجزریؒ (۲) معرفۃ القراء الکبار للذہبیؒ (۳) سیر اعلام النبلاء للذہبیؒ (۴) الإتقان فی علوم القرآن للسیوطیؒ (۵) فی رحاب القرآن للدکتور محمد سالم محیسن مدظلہ (۶) معجم حفاظ القرآن للدکتور محمد سالم محیسن مدظلہ (۷) المحتسب فی شواذ القراءات لابن جنیؒ (۸) اتحاف فضلاء البشر بالقراءات اربعۃ عشر للشیخ احمد بن محمد البناءؒ۔ (۹) القراءات الشاذہ للشیخ عبد الفتاحؒ (۱۰) القراءات احکامہا ومصادرہا، للدکتور شعبان محمد اسماعیل مدظلہ (۱۱) مناہل العرفان فی علوم القرآن للشیخ عبد العظیم الزرقانیؒ۔

اللہ رب العزۃ ان حضرات مصنفین کو جنت الفردوس میں اونچے مدارج سے نوازے، جو دنیا میں موجود ہیں انھیں اپنے حفظ وامان میں رکھے، انکے علوم وفیوض سے بیش از بیش مستفیض فرمائے۔ آمین

جنابِ باری میں دعا ہے کہ جسطرح اس نے اس خدمت کی توفیق بخشی اسے قبولیت عامہ وتامہ سے نوازے، راقم کے لئے زادِ آخرت بنائے آمین بجاہ سید المرسلین ــــ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین

ابو الحسن اعظمی دار العلوم دیوبند ــ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سند کے اعتبار سے قراءات کی قسمیں

محقق ابن الجزریؒ کے بیان کے مطابق از روے سند قراءآت کی چھ انواع ہیں۔

(۱) متواتر (۲) مشہور (۳) صحیح (۴) شاذ (۵) موضوع (۶) الشبیہ بالمدرج

چھوں قسموں کے بارے میں مختصر کلام درج کیا جاتا ہے۔

(۱) متواتر: وہ قرآءت ہے جسے ایک جماعت سے دوسری جماعت نے نقل کیا ہو اس طور پر کہ ان حضرات کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو ـــــ اس کی مثال وہ قراءات ہیں جنکی نقل میں قراءِ سبعہ سے متعلق تمام طُرق متفق ہوں۔

(۲) مشہور: وہ قراءات ہے جنکی سند صحیح ہو، اس طور پر کہ انھیں عادل وضابط نے روایت کیا ہو اپنے ہم مثل ہی سے یعنی اول سے آخر تک سارے طُرق عادل وضابط ہوں، نیز عربیت اور مصاحفِ عثمانیہ میں کسی ایک کے موافق ہو خواہ ائمہ سبعہ سے منقول ہوں، یا عشرہ سے یا ان کے سوا مقبول ائمہ سے۔ اور وہ قرار کے نزدیک مشہور ہوں اور ان حضرات نے نہ تو انھیں غلط میں شمار کیا ہو اور نہ شذوذ میں بس اتنا ہو کہ حدِ تواتر کو نہ پہنچی ہوں۔

اسکی مثال وہ قراءات ہیں جنکی نقل میں قراءِ سبعہ سے اختلاف ہو یعنی بعض نے انھیں بیان کیا ہو اور بعض نے نہ بیان کیا ہو ـــــ ان دونوں نوعوں (متواتر اور مشہور) میں لکھی گئیں مشہور کتابوں میں "التیسیر" للدانیؒ، "شاطبیہ" للشاطبیؒ اور "طیبۃ النشر فی القراءات العشر" للمحقق ابن الجزریؒ ہیں۔

یہ دونوں قراءات وہ ہیں جنھیں وجوب کے اعتقاد کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور انہیں سے کسی کا انکار اور استہزار جائز نہیں (بلکہ کفر ہے)

(۳) صحیح: وہ قرآءت ہے جسکی سند تو صحیح ہو مگر رسم یا عربیت کے مخالف ہو، یا مذکورہ شہرت کے درجہ کو نہ پہنچی ہو اُسے نہ تو پڑھا جاتا ہے اور نہ اس کے ساتھ قرآءت کا اعتقاد واجب ہے، اس کی مثال وہ قراءات ہیں جیسے حاکمؒ نے عاصمؒ الجحدری عن ابی بکرۃؓ کے طرق سے) بیان کیا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے پڑھا "مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفَارِفَ خُضْرٍ وَعَبَاقِرِيٍّ حِسَانٍ" نیز "لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ" ہے (بفتح الفاء)

(۴) شاذ: وہ قرآءت ہے جسکی سند ہی صحیح نہ ہو جیسے ابن السمیقع کی قرارت "فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ" بجائے جیم کے حا مہملہ سے "لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ" خَلْفَكَ میں لام کے فتحہ سے۔

(۵) موضوع: وہ قرآءت ہے کہ اس کے قائل کی طرف بغیر کسی اصل کے منسوب کر دیا گیا ہو۔

(۶) الشبیہ بالمُدرَج: وہ قرآءت ہے جو حدیث کی قسموں میں سے مُدرَج کے مشابہ ہو۔ جیسے وہ الفاظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو قرآن میں تفسیر کے طور پر بڑھا دئے گئے ہوں جیسے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی قرأت ,,وَلَهٗ أُخْتٌ,, مِّنْ أُمِّهٖ ,, مِنْ أُمِّهٖ کی زیادتی کے ساتھ اسی طرح ,, لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ,, فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ ـــ لفظ ,, فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ ,, کی زیادتی حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کی قرارت ,, وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ,, وَيَسْتَعِيْنُوْنَ بِاللّٰهِ عَلٰى مَا أَصَابَهُمْ ,, خط کشیدہ جملوں کی زیادتی کے ساتھ۔

اسے مُدْرَج کے بجائے "شبیہ بِالْمُدْرَج ,, اس لئے کہا گیا ہے کہ اس میں اختلاف واقع ہوگیا ، سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ ابن الزبیرؓ کی قرأت تھی یا انھوں نے تفسیر کی ـــــ اسے سعید بن منصورؒ نے بیان کیا ہے اور ابن الانباریؒ نے اس کے تفسیر ہونے کو جزم ویقین کے ساتھ بیان کیا ہے۔ حسنؒ کی قرارت کو ,, وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ,, وَالْوُرُوْدُ الدُّخُوْلُ ,, ابن الانباری فرماتے ہیں کہ زیر خط الفاظ حسنؒ کی جانب سے تفسیر ہے۔ بعض راویوں کی یہ غلطی ہے کہ انہوں نے قرآن میں داخل کر دیا ہے۔

محقق ابن الجزریؒ آخر میں فرماتے ہیں۔ ہاں یہ تو تھا کہ بسا اوقات لوگ قرآرت میں تفسیری کلمات وضاحت اور بیان واظہار کے لئے داخل کر دیا کرتے تھے۔ وہ حضرات محقق تھے، پیغمبر علیہ السلام سے قرآن کریم کو پوری تحقیق سے حاصل کیا تھا پس وہ التباس واشتباہ سے محفوظ تھے۔ بعض حضرات قرآنی کلمات کے ساتھ ساتھ تفسیری الفاظ لکھ لیا کرتے تھے۔ لیکن ابن مسعود رضی اللہ عنہ اسے بالکل ناپسند فرماتے تھے اور منع فرماتے تھے۔ ,, جَرِّدُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَلْبِسُوْا بِهٖ مَا لَيْسَ مِنْهُ ,, یعنی قرآنی کلمات کو خالی رکھو اور ان کے ساتھ غیر قرآن کو نہ ملاؤ۔ (مسروق ـ عن ابن مسعودؓ) (النشر ج ۱ ص ۳۲، الاتقان للسیوطی ج ۱ ص ۸۳ تا ۸۵، بائیسویں نوع سے ستائیسویں نوع تک، مناھل العرفان ج ۱ ص ۴۲۹ تا ۴۳۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضابطۂ قرارت

ائمۂ قرارت کے تلامذہ اور پھران تلامذہ کے بے شمار شاگرد تھے، ان میں تو بعض ایسے تھے جو نہایت ضابط اور کامل تھے، حافظہ ان کا حد درجہ قوی تھا، نیز بے حد محتاط تھے، اور بعض ایسے تھے جن میں کسی وصف کی کمی تھی، اس لئے اختلاف ظہور میں آنے لگا، اور اندیشہ پیدا ہوا کہ حق و باطل اور صحیح اور غلط میں امتیاز نہ رہے۔

چنانچہ علماء محققین اور ماہرین نے اس خطرہ کو محسوس کیا، انہوں نے حروف کی تحقیق کی۔ روایات اور طُرق کو اچھی طرح جانچا پرکھا، متواتر۔ آحاد اور شاذ کو ایک دوسرے سے ممتاز کیا، اور فرق و امتیاز کے لئے کچھ اصول و ارکان متعین کئے وھوھٰذا،

(۱) نحوی وجوہ میں سے کسی ایک وجہ کے موافق ہو۔

نحو کی موافقت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی لفظ یا جملے میں قواعدِ نحوی کے اعتبار سے متعدد وجوہ ہوں تو قرآرت انہیں سے کسی ایک وجہ کے موافق ہو۔

(۲) مصاحفِ عثمانی میں سے کسی ایک مصحف کی رسم کے موافق ہو خواہ یہ موافقت اور مطابقت ظاہراً ہو یا احتمالاً و تقدیراً ہو۔ موافقتِ ظاہری و تحقیقی کی مثال سورہ فاتحہ میں مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ حذفِ الف کی قرآرت جو عاصمؒ اور کسائیؒ کے ماسوا کی ہے۔ یہ قرآرت رسم کے بالکل موافق ہے، اور اسی لفظ میں اثباتِ الف والی قرآرت جو عاصمؒ اور کسائیؒ کی ہے رسمِ ظاہری کے تو خلاف ہے مگر احتمالاً و تقدیراً رسم کے مطابق ہے۔

رسمِ عثمانی کی مطابقت سے مراد یہ ہے کہ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جو چھ یا آٹھ مصاحف لکھوائے تھے ان میں سے کسی ایک مصحف میں وہ قرآرت لکھی ہوئی ہو، خواہ سب میں نہ ہو۔

مصاحف کے تعدد اور ایک سے زائد لکھوانے میں یہ حکمت تھی کہ چونکہ مصاحف کی کتابت میں اعراب اور نقطے نہیں لگوائے گئے تھے، تاکہ ایک سے زائد قرارات اسمیں سما سکیں مثلاً قَدَرَهٗ اور قَدَّرَهٗ، يَعْلَمُوْنَ اور تَعْلَمُوْنَ، نُنْشِرُهَا اور نُنْشِزُهَا۔ وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ قرآنِ کریم کے جن کلمات میں ایک سے زائد قرارات متواتر دلیل سے ثابت نہیں تھیں انکو ایک ہی طرح لکھا جاتا تھا لیکن جن کلمات میں متواتر دلیل سے ایک سے زائد قرارات تھیں ان تمام قرآرتوں کا اظہار ایک ہی رسم الخط کے ذریعہ ناممکن تھا، اس لئے کاتبین ایسے کلمات کو ایک نسخہ میں ایک متواتر قرآرت کے اظہار کیلئے ایک طرح ۔ اور دوسرے نسخے میں دوسری متواتر قرآرت کے اظہار کے لئے دوسری طرح ۔ اور تیسری متواتر قرآرت کے اظہار کیلئے تیسرے نسخے میں تیسری طرح لکھنے پر مجبور تھے اور اس مجبوری میں مصاحف میں تعدد کا ہو جانا ناگزیر تھا ۔

چنانچہ ،، وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ،، (آل عمران آیت ۱۳۳) میں واؤ کے حذف کی قرآرت مصحفِ مدنی اور مصحفِ شامی میں اسی طرح بغیر واؤ کے مکتوب ہے اور ،، وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيْرِ ،، (آل عمران آیت ۱۸۴) میں دونوں کلمات میں باء کی زیادتی سے، یہ مصحفِ شامی میں ثابت الرسم ہے، اسی طرح سورۂ توبہ میں ،، تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ،، (آخری کلمہ آیت ۱۰۰) میں لفظ ،، مِنْ ،، کی زیادتی سے مصحفِ مکی میں اسی طرح ثابت الرسم ہے ۔ وغیرہ ۔

(۳) صحیح اور متصل سند سے ثابت ہو، یعنی اس کی سند پیغمبر علیہ السلام تک پہنچتی ہو ۔

سنداً صحیح ہونیکا مطلب یہ ہے کہ اس قرآرت کا راوی خود بھی عادل ہو، معتبر، ضابط اور قوی الحافظہ ہو اور مروی عنہ بھی ایسا ہی ہو اور آخر سند تک جملہ رُواۃ کا یہی حال ہو، نیز وہ قرآرت اس فن کے ضابط ائمہ کے نزدیک مشہور ہو اور وہ اسے صحیح سمجھتے ہوں ۔

پس جو قرآرت اِن ارکانِ ثلٰثہ کے موافق ہوگی وہ صحیح ہوگی (مگر تحقیق یہ ہے کہ مؤخر الذکر رکن ہی اصل رکن ہے باقی دو اس کی تائید و تقویت کیلئے ہیں) اور اسے ،، مَا نَزَلَ سَبْعَةِ اَحْرُفٍ ،، میں سے قرار دیا جائیگا جن پر قرآن نازل ہوا ۔

اس قرآرتِ صحیحہ کا رَد اور انکار جائز نہیں، اس کا قبول کرنا مسلمانوں پر واجب ہے ۔

اِن ارکانِ ثلٰثہ میں سے کوئی رکن نہ پایا جائے، یا خلل پزیر ہو جائے تو پھر وہ ضعیف، شاذ یا باطل ہے قرآنیت کا اعتقاد کرتے ہوئے اسکی تلاوت و قرآرت نہ تو نماز میں جائز ہے اور نہ نماز سے باہر ۔

مذکورہ بالا تعریف کو سلف اور خلف میں تمام محققین بلا اختلاف صحیح مانتے ہیں ۔

جیسا کہ ابھی گذرا کہ قراراتِ شاذہ کی قرآرت مطلقاً جائز نہیں ۔ مگر اس کی تعلیم و تعلّم اور اس کی تدوین اور اس کے متعلق تصنیف و تالیف اور اس کی توجیہات کا بیان لغتہً ہو یا اعراباً و معنیً یا اس کے احکامِ شرعیہ کا استنباط ہو یہ سب جائز ہے ۔ ✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ائمہ قراراتِ شاذہ، انکے رُواۃ اور طُرق کا مختصر تذکرہ

امام ابن محیصن المکیؒ م ۱۲۳ھ

محمد بن عبدالرحمٰن بن المحیصن المکی ثقہ، عربیت اور قرارات کے عالم تھے۔

علامہ ذہبیؒ نے آپ کو حفاظِ قرآن کے طبقہ ثالثہ میں شمار کیا ہے۔ اسی طرح محقق ابن الجزریؒ نے آپ کو علماءِ قرارات کے ضمن میں بیان ہے۔

ابن محیصن المکیؒ نے حضرت سعید بن جبیر، مجاہد، دِرباس مولیٰ ابن عباسؓ سے قرآن کریم پڑھا ہے۔

آپ سے قرآنِ کریم پڑھنے والوں کی ایک بڑی جماعت ہے جن میں عیسیٰ بن عمر الثقاری، شبل بن عباد، اور ائمہ عشرہ میں سے امام ثالث حضرت ابوعمرو بن العلاء البصریؒ جیسے اکابر بھی ہیں۔

ابن مجاہدؒ فرماتے ہیں:

"امام ابن کثیر مکیؒ کے زمانہ میں جن حضرات نے خود کو صرف علم قرارات کی تعلیم کے لئے خاص کر لیا تھا ان میں ایک محمد بن عبدالرحمٰن بن محیصنؒ بھی ہیں۔" (غایۃ النہایہ ج ۲ ص ۱۶۷)

میمون بن عبدالملکؒ فرماتے ہیں:

"میں نے ابو حاتمؒ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابنِ محیصنؒ قریش سے تعلق رکھتے تھے اور نحوی تھے انہوں نے قرآن کریم مجاہدؒ سے پڑھا۔" (حوالہ ایضاً)

www.kitabosunnat.com

امام عبید القاسم بن سلامؒ فرماتے ہیں:

"قرارِ مکہ میں عبداللہ بن کثیرؒ اور حمید بن قیسؒ، اور محمد بن محیصنؒ ہیں۔ اور ابن محیصنؒ ان سب میں عربیت کے اعتبار سے اعلم اور اقویٰ تھے۔" (ایضاً)

ابن محیصنؒ کی وفات مکہ میں ۱۲۳ھ میں ہوئی، فرحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔ (معجم حفاظ القرآن ج ۱ ص ۵۵۱)

راوی اول:۔ احمد البزیؒ

آپ احمد بن محمد بن عبداللہ بن القاسم بن ابی بزہؒ ہیں۔ بنو مخزوم کے مولیٰ تھے عالم القرارات، الحجۃ، الثقہ کے الفاظ آپکے بارے میں ملتے ہیں۔ چالیس سال مسجدِ حرام میں مؤذن رہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابو بزہ کا نام بشار ہے، عبداللہ بن السائب المخزومیؒ کے مولیٰ تھے، اور ابو بزہ فارسی تھے، ہمذانیؒ کہتے ہیں کہ انہوں نے السائب بن صیفی المخزومی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حافظ ذہبی نے آپکو علماء کے چھٹے طبقے میں ذکر فرمایا ہے۔

آپکی ولادت ۱۰۰ھ میں ہوئی۔ آپ نے قرآن کریم اپنے دور کے جن مشاہیر علماء سے پڑھا ان میں سے چند یہ ہیں عکرمہ بن سلیمانؒ، ابوالاخریط وہب بن واضحؒ، عبداللہ بن زیادؒ جو مولیٰ تھے عبید بن عمیر اللیثیؓ کے۔ ان حضرات نے اسماعیل بن عبداللہ القسطؒ سے، انہوں نے خود امام ابن کثیر المکیؒ سے پڑھا۔

احمد البزی کی قرآءت مشہور اور متواتر ہے، ہر دور میں اور آج تک برابر جماعت مسلمین کی طرف سے رضا اور تلقی بالقبول حاصل رہی۔ آپ ان حضرات میں سے ہیں جنکی زندگی کا سارا وقت قرآن پاک کی تعلیم اور مسجد حرام کی اذان کے لئے وقف تھا۔ (طبقات القراء ج ۱ ص ۱۱۹)

فخر روزگار حضرات کی ایک بڑی جماعت نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا جنمیں اسحاق بن محمد الخزاعیؒ، الحسن بن الحبابؒ، احمد بن فرحؒ، ابوربیعہ محمد بن اسحاقؒ اور محمد بن ہارونؒ وغیرہم ہیں۔ (ایضاً ص ۱۱۹)

احمد البزیؒ نے حدیث کا درس لیا مؤصل بن اسماعیلؒ، مالک بن سُعیرؒ اور ابوعبدالرحمٰن المقریؒ وغیرہم سے (القراء الکبار ج ۱ ص ۱۷۴) احمد البزیؒ کی جلالتِ علمی اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں آپ سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاریؒ کے ساتھ دیگر نابغہ روزگار تلامذہ مذکور بھی آپ سے ناقل ہیں۔ (ایضاً ج ۱ ص ۱۷۵)

ختم قرآن کے وقت آخر والضحیٰ سے تکبیر والی روایت تو مرفوعاً کتب فن میں مذکور ہوتی ہے، محقق ابن الجزریؒ طبقات القراء ج ۱ ص ۱۱۹ وغیرہ حضرات اکابر پوری سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

آنا ضرور عرض کرتا ہوں کہ تکبیر تمام قراء کے نزدیک بوقت ختم قرآن آخر والضحیٰ سے ہر سورۃ کے ختم پر سورۃ ناس تک سنت مشہورہ ہے، راقم نے خود پڑھا ہے اور اسے اپنے احباب کو بوقت درس پڑھاتا ہے۔

تکبیر سے متعلق دیگر تفصیلات کے لئے کتب فن کی طرف رجوع کریں۔

قرآن کریم کی تعلیم ہی کی، مشغولیت میں پوری زندگی صرف کرتے ہوئے آپ کی وفات ۲۵۰ھ میں ہوئی۔

رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ وجزاہ اللہ افضل الجزاء۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

راوی دوم:۔ ابنِ شنبوذ ابوالحسن محمد بن احمد بن ایوب بن الصلت البغدادیؒ۔

عراق کے آپ مشہور معلم قرارت تھے۔ حافظ ذہبیؒ آپ کو علماء کے آٹھویں طبقہ میں شمار کرتے ہیں۔

علمِ قراءات کے حصول میں بکثرت علمی اسفار اور شہر در شہر حصولِ علم میں پھرتے رہنے کے باعث آپ "ابن شنبوذ" کے لقب سے مشہور ہوئے چنانچہ مختلف شہروں کے علماء کی ایک بڑی تعداد سے قراءات حاصل کیں جنمیں چند کے نام یہ ہیں: ابراہیم الحربیؒ، احمد بن بشار الانباریؒ، احمد بن نصر بن شاکرؒ، احمد بن فرحؒ، احمد بن ابی حمادؒ، اسحاق الخزاعیؒ، حسن عباس الرازیؒ، حسن بن الحبابؒ، عباس بن الفضل الرازیؒ اور امام بن کثیر مکیؒ کے ایک راوی قنبلؒ وغیرہم۔ (طبقات القراء ج۲ ص۵۲)

آپکی شہرتِ علمی کے باعث ہر جانب سے طلباء اور تشنگانِ علم قرآءت نے آپ کا رخ کیا اور آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ علمِ قراءات سے دامن مراد بھرنے والے چند تلامذہ کے نام یہ ہیں: احمد بن نصر الشذائیؒ، ابوالحسین بن عبداللہ الجبیؒ، ادریس بن علی المؤدبؒ، علی بن الحسین الغضائریؒ، حسن بن سعید المطوعیؒ وغیرہم۔ (القراء الکبار ج۱ ص۲۸۰)

ابن شنبوذؒ نے صرف قراءات کے حصول و تحصیل پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی بہت حاصل کیں جنمیں سے چند کے نام یہ ہیں: ابومسلم الکجیؒ، بشر بن موسیٰؒ، اسحاق بن ابراہیم الدبریؒ، اور عبدالرحمٰن بن جابر الحمصیؒ وغیرہم۔ (تاریخ بغداد ج۱ ص۲۸۰)

ابنِ شنبوذؒ، ابنِ مجاہدؒ کے معاصرین میں تھے اور ان دونوں حضرات کی باہم معاصرانہ چشمک اور نوک جھونک بھی رہا کرتی تھی۔ جیسا کہ ہمعصروں میں رہا کرتی ہے۔

علی بن محمد العلاف المقریؒ البغدادیؒ (م ۳۱۸ھ) فرماتے ہیں۔

میں نے ابوطاہر بن ابی ہاشمؒ (م ۳۴۹ھ) سے دریافت کیا کہ "ابوبکر بن مجاہد اور ابوالحسن میں شنبوذ میں افضل کون ہے؟" میرے سوال کے جواب میں ابوطاہر نے فرمایا "ابوبکر بن مجاہد عقله فوق علمه، وابوالحسن علمه فوق عقله" یعنی ابن مجاہد کی عقل انکے علم پر غالب ہے۔ اور ابن شنبوذ کا علم انکی عقل سے بڑھا ہوا ہے۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہ کہتے ہوئے بس اتنا کہا کہ ان دونوں کی فضیلت اپنی اپنی جگہ عام ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں سے راضی ہو اور دونوں کے علوم و روایات سے ہمیں نفع دے!

قراءاتِ شاذہ کے اختیار کرنے اور اس کے پڑھنے پڑھانے پر آپکو بڑے شدائد اور تکلیفوں سے دوچار ہونا پڑا۔ صفر ۳۲۸ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ رحمه الله تعالیٰ رحمة واسعة: (معجم حفاظ القرآن ج۱ ص۳۰۱ تا ۳۰۴)

(ایضاً)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ الیزیدیؒ م ۲۰۲ھ

ابو محمد یحییٰ ابن المبارک بن المغیرۃ العدوی البصری المعروف بالیزیدی۔ مہدی کے ماموں یزید بن المنصور الحمیری کی مصاحبت کے باعث آپؒ "یزیدی" سے مشہور ہوئے۔

حافظ ذہبیؒ آپکو علماء کے پانچویں طبقہ میں شمار کرتے ہیں۔ محقق ابن الجزریؒ آپ کو علماء قراءات کے ذیل میں بیان فرماتے ہیں۔

ائمہ قراءات میں سے تیسرے امام ابو عمرو بن العلاء البصریؒ سے آپ نے قراءات حاصل کیں، اور امام موصوف کے بعد بصرہ میں مسندِ قراءت پر آپ ہی متمکن ہوئے، آپ نے امام ابو عمرو البصری کے ساتھ امام حمزہ الزیات کوفیؒ سے بھی قراءات حاصل کیں۔

آپ ہارون رشید سے بہت قریب رہے اور مامون کے اتالیق رہے۔ حافظ ذہبیؒ آپکو "ثقہ، علامہ فصیح بہت بڑے مقرء اور بارع فی اللغۃ والادب" کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں، علمِ لغت آپنے استاذِ لغت والنحو امام خلیل بن احمد فراہیدی بصری وغیرہ سے حاصل کیا، حتیٰ کہ آپنے صرف امام ابو عمر البصری سے اتنا حاصل کیا کہ دس ہزار ورق پر پھیلا۔ (معرفۃ القراء الکبار ۱/۱۵۶)

اولاد کے سلسلہ میں آپ پر اللہ تعالیٰ کی بڑی نوازش تھی۔ پانچ صاحبزادوں کا ذکر ملتا ہے اور یہ سب کے سب اونچے درجے کے علماء اور فضلاء ہوئے۔ ان سب نے دیگر علوم کے ساتھ قرآنِ کریم آپ سے ہی حاصل کیا انکے نام یہ ہیں: محمدؒ، عبداللہؒ ابراہیمؒ، اسحاقؒ، اسماعیلؒ۔

یزیدی نے قرأت میں خود اپنے اختیار سے بھی کام لیا، جسمیں امام ابو عمرو البصریؒ سے اختلاف کیا، ایسے کلمات بہت مختصر اور تھوڑے ہیں یعنی صرف دس کلمات مثلاً بَارِئِكُمْ اور يَأْمُرُهُمْ میں اشباع كُمْ يَسْنَهْ میں اور وَاقْدِهْ وصلاً حذفِ ھا۔ يُؤَدِّهِ وغیرہ کلمات میں ہا کنایہ کا اشباع۔ سورۂ اعراف میں مَعْذِرَةً کا نصب سورۂ توبہ میں عُزَيْرٌ کی تنوین، سورۂ طٰہٰ میں نَنْفُخُهُ کی جگہ بیاءِ مضمومہ، سورۂ واقعہ میں خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ کا نصب۔

آپ اپنی تعلیمِ قرآن کے بارے میں خود فرماتے ہیں:

"میرے والد (یعنی المبارک) اور امام ابو عمرو البصریؒ کے مابین دوستانہ تعلقات تھے۔ میرے والد ایک بار مکہ معظمہ تشریف لے جا رہے تھے، امام موصوف، والد صاحب کی مشایعت فرما رہے تھے پس بھی اسوقت والد صاحب کے ساتھ تھا۔ والد صاحب نے میرے لئے امام ابو عمرو بصری کو بوقتِ رخصت تاکید وصیت فرمائی کہ مجھے قرآن پڑھائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور پھر اس کے بعد والد صاحب تو روانہ ہو گئے اور میرا حال یہ کہ اس کے بعد امام موصوف سے میرا سامنا بھی نہ ہوا تا آنکہ والد صاحب واپس بھی آ گئے۔ واپسی کے وقت امام موصوف والد صاحب کے استقبال کے لئے تشریف لے گئے۔ والد صاحب کے پاس میں بھی تھا، والد صاحب نے امام موصوف کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا! ابو عمرو! بتلایئے یحییٰ کے بارے میں آپکے کیسے خیالات ہیں؟ امام موصوف نے فرمایا: خیال کیا؟ جب سے اب تک میں نے یحییٰ کو دیکھا بھی نہیں، یہ سن کر والد صاحب نے بحلف فرمایا اور وہ یمین بالطلاق تھی) کہ تم امام ابو عمرو بصری سے کھڑے کھڑے بحالت قیام پڑھ نہ لو گھر میں داخل نہیں ہو سکتے۔ والد صاحب کے اس ارشاد اور حکم کے بعد میں نے وہی کیا کہ امام موصوف تو بیٹھ گئے گھر میں جبتک مکمل قرآن امام موصوف سے پڑھ کر ختم نہ کر لیا بیٹھا نہیں۔

(غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء ج ۲ ص ۳۷۶، ۳۷۷)

یحییٰ یزیدی کے تلامذہ بہت ہوئے ہیں۔ انہیں سے چند مشاہیر کے نام یہ ہیں: ابو عمر الدوری، ابو شعیب السوسی یہ دونوں تو وہ حضرات ہیں کہ انکی قرارات و روایات کو آج تک دنیا میں حسن قبول حاصل ہوا ہے لوگ برابر پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ اسی طرح ابو حمدون الطیب بن اسماعیل، عامر بن عمر الموصلی، محمد بن سعدان، احمد بن جبیر، ابو خلاد سلیمان بن خلاد۔ محمد بن شجاع، ابو ایوب سلیمان بن الحکم الخیاط وغیرہم ہیں۔ آپ سے کلماتِ قرآنیہ کی روایت و نقل امام ابو عبید القاسم بن سلام نے بھی کی ہے۔ اور دیگر بہت سے حضرات ہیں۔

ابن مجاہد فرماتے ہیں کہ یوں تو امام ابو عمرو بصری کے سارے تلامذہ ایک سے ایک جلیل القدر ہیں اور سب ہی یزیدی سے بڑھ کر ہیں لیکن ہم اعتماد یزیدی پر ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ کی چند خصوصیات ایسی ہیں جو کسی میں نہیں۔

امام یحییٰ یزیدی کی چند تصانیف بھی ہیں۔ مثلاً کتاب النوادر، کتاب المقصور، کتاب الشکل، کتاب فی النحو وغیرہ۔ آپ کا سنہ ۲۰۲ھ میں مرو میں انتقال ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر چوہتر سال تھی، بعض نے کہا ہے کہ نوے ۹۰ سے متجاوز اور سو کے قریب تھی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ ومغفرۃ کاملۃ (معجم حفاظ القرآن ج ۱ ص ۶۲۴، ۶۲۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راوی اول: سلیمانؒ بن الحکم

۔ آپ ابوایوب سلیمان بن ایوب بن الحکم الخیاط البغدادیؒ المعروف بہ صاحب البصری ہیں۔

۔ آپ اونچے درجہ کے مقری اور ثقہ تھے، حافظ ذہبیؒ نے آپکو علماء کے چھٹے طبقہ میں شمار کیا ہے۔

۔ آپ نے اپنے زمانے کے بہترین علماء سے قرآن کریم پڑھا ہے، محقق ابن الجزریؒ کا یہ قول کہ "ابوایوب نے یزیدی سے پڑھا ہے" اسی معنیٰ میں ہے۔ بعض کا قول ہے کہ آپ نے ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن الیزیدیؒ سے پڑھا ہے اگر یہ صحیح ہو تو اس میں اور اوپر کے قول میں کوئی تضاد نہیں۔

آپ سے ایک خلق کثیر نے قرآن کریم حاصل کیا ہے جنمیں سے: احمد بن حرب ابن المعدلؒ۔ اسحاق بن مخلد الدقاقؒ علی بن احمد بن مروانؒ، بکر بن احمد السراویلیؒ، سری بن مکرمؒ، عبداللہ بن کثیر المؤدبؒ وغیرہم ہیں۔

بہرحال آپ حفاظ ثقات میں تھے۔ ابن مغیرؒ فرماتے ہیں "امام ابوعمرو بصریؒ کے شاگرد ابوایوب ثقہ صدوق حافظ تھے (غایۃ النہایۃ ج ۱ ص ۳۱۲)

آپ کی وفات ۲۳۵ھ میں ہوئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔ (معجم حفاظ القرآن ج ۱ ص ۷۰)

راوی دوم:۔ احمدؒ بن فرح۔

ابوجعفر احمد بن فرح بن جبریل الضریر البغدادی، حافظ ذہبیؒ نے آپکو علماء کے چھٹے طبقہ میں شمار کیا ہے۔

احمد بن فرح نے قرآن کریم اور قراءات و روایات بہت سے علماء سے حاصل کیا ہے، محقق ابن الجزریؒ فرماتے ہیں "احمد بن فرح نے ابوعمر دوری سے وہ سب کچھ حاصل کیا جو قراءات کے متعلق ان کے پاس تھا نیز آپ نے عبدالرحمٰن بن واقدؒ سے پڑھا، اور بزیؒ اور عمر بن شبہؒ سے بھی پڑھا۔ (غایۃ النہایۃ ج ۱ ص ۹۵)

احمد بن فرحؒ سے ایک بڑی تعداد نے کسب فیض کیا۔ ذہبیؒ فرماتے ہیں: ایک زمانہ تک آپ نے مسند تدریس کو رونق بخشا، اور لوگوں نے آپ سے علمی تشنگی بجھائی۔ آپ کی علمی وسعت و گہرائی و گیرائی اور شہرت اور علوِ سند کے باعث بڑے بڑوں نے استفادہ کیا جنمیں زید علی بن ابی بلالؒ، عبداللہ بن محرزؒ، علی بن سعید الفرازؒ، ابوبکر النقاشؒ عبدالواحد بن ابی ہاشمؒ، احمد بن عبدالرحمٰن الولیؒ اور حسن بن سعید المطوعیؒ اور دوسرے بہت سے حضرات ہیں۔ (ایضاً)

اسی طرح آپ نے علم حدیث بھی اپنے وقت کے اونچے درجے کے حضراتِ علماء سے حاصل کیا، جن میں علی بن عبداللہ المدینیؒ، ابوالربیع الزہرانیؒ، ابوبکر بن شبہؒ، عثمان بن ابی شبہؒ، ابراہیم بن عبداللہ الہرویؒ، اور اور اسحاق بن بہلول التنوخیؒ وغیرہ بہت سے حضرات ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد بن فرج[رح] سے حدیث کا علم حاصل کرنے والے بھی بہت سے حضرات ہیں جنمیں ابو طالب بن بہلول الانباری[رح]، احمد بن جعفر بن مسلم الختلی[رح]، عثمان بن احمد بن سمعان الرزاز[رح] وغیرہ حضرات ہیں۔

احمد بن فرج کے بارے میں ابوالحسن الدارقطنی[رح] سے پوچھا گیا تو فرمایا "کان ثقة" الخ (تاریخ بغداد ج ۴ ص ۳۴۵) علماء زمانہ کے نزدیک آپ بڑے اونچے مقام و مرتبہ کے مالک تھے، ثقہ، مامون، قرآن، عربیۃ اور لغت کے عالم تھے۔ (ایضاً ص ۳۴۶)

آپکی وفات ذی الحجہ ۳۰۳ھ میں ہوئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔ (معجم حفاظ القرآن ج ۱ ص ۷۳۹)

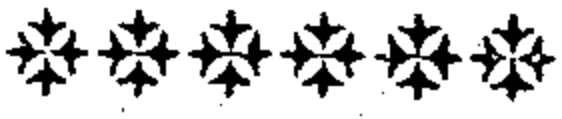

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام الحسن البصریؒ م ۱۱۰ھ

ابوسعید الحسن بن ابی الحسن یسار السید الامام البصریؒ۔

اہلِ بصرہ کے شیخ اور مفتی، علم و عمل کے لحاظ سے سید اہلِ زمانہ، حافظ القرآن کے آداب اور اس کی تمام تعلیمات کے عامل، ائمہ تابعین میں سے ایک، کاتبِ وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مولیٰ۔

آپکے مناقب بے شمار ہیں۔ آپ کی والدہ، ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں۔

آپ کے والد، میسان، کے رہنے والے تھے، قید ہو کر آئے (بصرہ اور واسط کے مابین ایک وسیع سرزمین کا نام میسان ہے)، جب آپ کے والد نے مدینہ منورہ کو اپنا مسکن بنایا اور آزاد ہو کر سیدنا فاروقِ اعظم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں شادی کی تو حضرت الحسن کی ولادت ہوئی، بوقتِ ولادت خلافتِ فاروقی کے دو سال باقی تھے۔

حضرت الحسن بصری کی نشو و نما وادیٔ قریٰ میں ہوئی، یہیں آپ پلے بڑھے، سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ جمعہ میں حاضر ہوئے اور آپ نے خطبۂ جمعہ سنا۔ بوقتِ شہادتِ عثمان آپکی عمر چودہ ۱۴ سال تھی۔

محمد بن سلامؒ فرماتے ہیں: حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت الحسن کی والدہ کو کہیں کسی ضرورت سے بھیج رہی تھیں اس وقت یہ چھوٹے سے بچے تھے، رونے لگے، تو حضرت ام المؤمنین نے اپنے سینے سے ان کا منہ لگا دیا۔ اور اس طرح انھیں رونے سے چپ کرایا۔ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کو لے جایا کرتی تھیں۔ چنانچہ سیدنا فاروقِ اعظم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی لے گئیں حضرت فاروقِ اعظمؓ نے دعا دیتے ہوئے فرمایا، "اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَحَبِّبْہُ اِلَی النَّاسِ"۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۴ ص ۵۶۳)

حافظ ذہبیؒ نے آپ کو علماء کے طبقۂ ثالثہ میں ذکر فرمایا ہے۔

حضرت الحسن بصری نے قرآن کریم پڑھا ہے حضرت خطّان بن عبداللہ الرقاشیؒ سے، انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابوالعالیہؒ سے پڑھا ہے، انہوں نے حضرت اُبی بن کعب و زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے۔

آپ سے قرأت کے ناقلین حضرت امام ابوعمرو بن العلاء بصریؒ، سلام بن سلیمان الطویلؒ، یونسؒ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن عبیدؒ اور عاصمؒ الجحدری ہیں۔ (معرفۃ القراء الکبار ج ۱ ص ۲۳۵)

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں:

حضرت الحسن بصریؒ نے حضرت عمران بن حصین مغیرہ بن شعبہ، عبدالرحمٰن بن سمرہ۔ نعمان بن بشیر، ابن عباس، عمرو بن تغلب، معقل بن یسار اور حضرت انس بن مالک اصحابِ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بھی روایت کیا ہے۔ (سیر العلام النبلاء ج ۴ ص ۵۶۵)

آپ سے روایت کرنے والوں کی تعداد بھی بہت بڑی ہے۔ انمیں سے چند کے نام یہ ہیں۔

شیبان النحویؒ، یونس بن عبیدؒ، ابن عونؒ، حمید الطویلؒ، ثابت البنانیؒ، مالک بن دینارؒ، ہشام بن حسانؒ، جریر بن حازمؒ، مبارک بن فضالہؒ، ابان بن یزید العطارؒ، شبیب بن شیبہؒ اور اشعث بن سوارؒ وغیرہم۔ (ایضاً)

حضرت الحسن البصری بڑے ہی رقیق القلب خطیب تھے۔ استوانۂ حنانہ سے متعلق حدیث عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "اے اللہ کے بندو! لکڑی کا ایک ستون جس پر پیغمبر علیہ السلام ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں اور آپ کے قرب کے شوق میں تو روتا ہے، تم تو پیغمبر علیہ السلام سے ملاقات کے اشتیاق کا حق اس سے زیادہ رکھتے ہو۔ الخ (ایضاً)

آپ بڑے ہی زاہد اور بہت زیادہ روزہ دار تھے۔ چنانچہ سریؒ بن یحییٰؒ سے منقول ہے آپ ایام بیض، اشہر حرام، اور الاثنین اور الخمیس کے روزے برابر رکھتے تھے۔ (ایضاً ج ۴ ص ۵۷۸)

آپ بڑے ہی فصیح اللسان تھے، آپ کی فصاحتِ لسانی سے متاثر ہو کر امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ "لَوْ اَشَاءُ اَقُوْلُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ نَزَلَ بِلُغَةِ الْحَسَنِ لَقُلْتُ لِفَصَاحَتِهٖ"، یعنی اگر میں یہ کہنا چاہوں کہ قرآن حسن بصری کی لغت میں نازل ہوا ہے تو میں آپ کی فصاحت کی وجہ سے کہہ سکتا ہوں۔ (غایۃ النہایۃ ج ۱ ص ۲۴۵)

ابتدار سے آج تک مسلمانوں کے مابین آپ کی اہمیت، عزت اور محبت سے آپ کی رفعتِ شان اور علوِّ مرتبت کا پتہ چلتا ہے۔ آپکے اقوالِ زریں کتابوں میں درج ملتے ہیں جس سے آپکے فضائل، مناقب اور خصوصیات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ آپکی وفات ۱۱۰ھ میں بعمر اٹھاسی سال ہوئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔ (معجم حفاظ القرآن ج ۱ ص ۱۷۶ تا ۱۸۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راویِ اول:۔ شجاع بن ابی نصر البلخیؒ

آپ ابو نعیم، شجاع بن ابی نصر البلخی ثم البغدادیؒ ہیں۔ آپکی ولادت بلخ میں ۱۲۰ھ میں ہوئی۔

حافظ ذہبیؒ آپ کو علماء کے طبقۂ خامسہ میں ذکر فرماتے ہیں۔

شجاعؒ نے اپنے زمانے کے مشاہیر علماء سے قرآنِ کریم حاصل کیا جنہیں سب سے مقدم ہیں ائمہ قراءات میں امامِ ثالث حضرت ابو عمرو بن العلاء البصریؒ ہیں۔ اسی طرح عیسیٰ بن عمرؒ اور صالح المریؒ سے بھی سماع ثابت ہے۔ (طبقات القراء ج ۱ ص ۳۲۴)

آپ نے علمِ حدیث بھی اپنے دور کے بہترین علماء سے حاصل کیا جنہیں اعمش وغیرہ ہیں (معرفۃ القراء الکبار ج ۱ ص ۲۶۲)

آپ سے شرفِ تلمذ حاصل کرنے والوں کی بھی ایک بڑی تعداد ہے جنہوں نے قرآن کے کلمات کی قراءات حاصل کیں انمیں مقدم ترین حضرات میں امامِ لغت الفقیہ المحدث ،، ابو عبید القاسم بن سلامؒ ہیں۔ نیز محمد ابن غالبؒ، ابو نصر القاسم بن علیؒ۔ اور ابو عمر الدوریؒ (امام ابو عمرو البصریؒ کے راوی) الحسن بن عرفہؒ ربیع بن یونسؒ اور ہارون بن حمالؒ، آپ کا شمار ثقات میں ہوتا ہے، ابن سلام المذکورؒ نے آپکی توثیق کی ہے، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے آپکے بارے میں سوال کیا گیا، تو امام موصوف نے فرمایا: ،، بخ، بخ واین مثله الیوم،، کیا کہنے؟ بہت خوب، وہ یکتائے روزگار تھے، آپکی وفات بغداد میں ۲۹۱ھ میں بعمر ستر سال ہوئی۔

رحمه الله تعالیٰ رحمة واسعة۔ (معجم حفاظ القرآن ج ۱ ص ۲۹۲۔ ص ۲۹۳)

راوی دوم:۔ ابو عمر الدوریؒ:

آپ ابو عمرو حفص بن عمر بن عبد العزیز بن صہبان الدوریؒ، البغدادی الضریر، نزیل سامراء۔

حافظ ذہبیؒ نے آپ کو علماء کے طبقۂ سادسہ میں ذکر فرمایا ہے۔

،، الدور، بغداد میں جانب مشرق ایک موضع کا نام ہے اسی کی طرف منسوب ہو کر الدوری کہلاتے ہیں۔

اھوازیؒ فرماتے ہیں: طلبِ قراءات میں دوریؒ نے سفر کیئے اور تمام ہی حروفِ سبعہ پڑھا اور اس سے متعلق سبھی کچھ سنا، محقق ابن الجزریؒ رقم طراز ہیں: ابو عمر دوریؒ امام القراءت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے زمانے میں تمام لوگوں کے شیخ تھے، ثقہ تھے ثبتِ کبیر اور ضابط تھے، اولین جامع القراءات آپ ہی تھے۔

ابو عمر دوریؒ نے علم قراءات اپنے زمانے کے مشاہیر علماء سے حاصل کیا، انمیں بعض یہ ہیں:

اسماعیل بن جعفرؒ عن نافعؒ، یعقوب بن جعفرؒ عن ابن جماز عن ابی جعفرؒ، اور سلیمؒ عن حمزہؒ، اور محمد بن سعدانؒ عن حمزہؒ اور علی الکسائیؒ وغیرہم بہت سے حضرات سے۔ (طبقات القراء ج ۱ ص ۲۵۵)

علم قرارت کی طرح آپ نے علم حدیث بھی بہترین علماء سے حاصل کیا چنانچہ جن حضرات سے حدیث کا علم حاصل کیا انمیں اسماعیل المؤدبؒ، ابراہیم بن سلیمانؒ، اسماعیل بن عیاشؒ، سفیان بن عیینہؒ، ابی معاویہ الضریرؒ، یزید بن رومانؒ اور احمد بن حنبلؒ ہیں، امام احمد بن حنبل آپکے اقران میں سے ہیں۔

ابو عمر دوری اپنی تنہا ذات میں ایک مدرسہ تھے، چنانچہ حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں: آپکی عمر طویل ہوئی، لوگ ہر چہار جانب سے آپ کے پاس کھنچے چلے آتے تھے علوِ سند اور وسعتِ علم کے باعث ماہرین فن کا آپ کی طرف اژدہام رہتا تھا۔ ایک بہت بڑی تعداد آپکے تلامذہ میں نظر آتی ہے۔ قرارات کی روایت کرنے والوں میں سے چند کے نام یہ ہیں: احمد بن حربؒ جو المطوعی کے شیخ ہیں۔ احمد بن فرحؒ، ابو جعفر المفسر المشہورؒ احمد بن محمد بن حمادؒ، احمد بن یزید الحلوانیؒ وغیرہم۔

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ امام ابن ماجہؒ اپنی سنن میں آپ سے حدیث نقل فرماتے ہیں۔ ایسے ہی ابو زرعہ الرازیؒ اور حاجب ارکین۔ اور محمد بن حامدؒ اور بہت سے حضرات ہیں۔

امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں: میں نے خود دیکھا ہے احمد بن حنبلؒ کو کہ وہ ابو عمر دوریؒ سے حدیث کی کتابت کر رہے ہیں۔ (القراء الکبار ج ۱ ص ۱۹۱ و ص ۱۹۲)

امام ابو عمر الدوریؒ کی وفات ۲۴۶ھ میں ہوئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ و جزاہ اللہ افضل الجزاء۔ (معجم۔ حفاظ القرآن ج ۱ ص ۴۶۷ و ص ۴۶۸)

۴ سلیمان الاعمشؒ م ۱۴۸ھ

آپ سلیمان: بن مہران الاعمش الاسدی الکوفیؒ ہیں۔ شیخ القراء والمحدثین، الحافظ الثقہ، العالم بالفرائض، یہ آپکے القاب ہیں۔ طبرستان کے قریہ بنام "آمۃ" میں آپ ۶۱ھ میں پیدا ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابھی آپ بچے ہی تھے کہ آپ کے والدین آپ کو لے کر کوفہ آ گئے۔ حافظ ذہبیؒ آپ کو علماء کے طبقہ ثالثہ میں ذکر کرتے ہیں۔ احمد بن عبداللہ العجلیؒ فرماتے ہیں:

"اعمش ثقہ ثبت تھے، اپنے دور میں کوفہ کے محدث تھے، رئیس القراء تھے فصیح اللسان تھے ایک حرف کی بھی غلطی نہ ہوتی تھی۔ فرائض کے بڑے عالم تھے۔"

امام اعمشؒ کے اساتذہ میں یہ نام ملتے ہیں: زید بن وہبؒ، زرؒ بن حبیشؒ، ابراہیم النخعیؒ، اور النخعیؒ نے قرآن سنایا ابو العالیہ الریاحیؒ، مجاہدؒ اور امام عاصم ابن بہدلہؒ اور ابو حصینؒ کو۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۶ ص ۲۳۴)

خود امام اعمشؒ فرماتے ہیں: میں نے قرآن کریم یحییٰ بن وثابؒ سے پڑھا، انہوں نے علقمہؒ سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے۔ اور آپ نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۴۶)

امام اعمشؒ نے اپنے دور کے جن نامور علماء سے روایت نقل کی ہے ان میں زید بن وہبؒ ابو عمرو الشیبانیؒ، ابراہیم النخعیؒ، سعید بن جبیرؒ مجاہدؒ اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ وغیرہم ہیں۔

امام اعمشؒ نہایت جلیل القدر عالم تھے۔ آپ کی شہرت اور عظمت کے باعث لوگ ہر سمت سے جوق در جوق تحصیل علم کے لئے آتے تھے۔ چند مشہور لوگوں میں یہ نام ہیں: الحکم بن عتیبہؒ، طلحہ بن مصرفؒ، حبیب بن ابی ثابتؒ، صفوان بن سلیمؒ، سہیل بن ابی صالحؒ۔ اور ابان بن تغلبؒ وغیرہ دوسرے بہت سے حضرات۔

امام اعمشؒ کا شمار اونچے درجے کے زہاد میں ہوتا تھا۔ آپ کے زہد و قناعت اور جود و سخا سے متعلق تاریخ و سیر کی کتابوں میں بہت کچھ ملتا ہے (حافظ ذہبی کی سیر اعلام النبلاء ج ۶ ص ۲۲۸ دیکھئے)

امام اعمشؒ کے گوناں گوں مختلف خصوصیات اور صفات سے متعلق اصحاب جرح و تعدیل اور ائمہ فن کے اقوال کتب میں مذکور ہیں چند حضرات کے اسماء گرامی درج کئے جاتے ہیں:

ابن معینؒ، امام نسائیؒ، ہشیمؒ، یحییٰ بن القطانؒ، منصور بن الاسودؒ، سفیان الثوریؒ وغیرہم۔

امام وکیعؒ فرماتے ہیں کہ: امام اعمشؒ کی تقریباً ستر سال سے تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ اور میں نے نہیں دیکھا کہ ساٹھ سال سے آپ کی ایک رکعت بھی قضا ہوئی ہو۔ یحییٰ بن القطانؒ اسی کو فرماتے ہیں۔ کہ امام اعمشؒ نماز باجماعت کے ساتھ صف اولیٰ کے بیحد پابند تھے۔

www.kitabosunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہرحال امام اعمشؒ کے بارے میں اقوال اور خود امام اعمشؒ کے اقوالِ زرّیں سے کتبِ سیر کے اوراق بھرے ہوئے ملتے ہیں۔ تفصیلات کے لئے حلیۃ الاولیاء کی پانچویں جلد اور سیر اعلام النبلاء کی چھٹی جلد ملاحظہ کیجئے۔

امام اعمشؒ کی وفات کوفہ میں ۱۴۸ھ میں قرآن وسنت کی خدمت کرتے کرتے ہوئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ وجزاہ اللہ افضل الجزاء۔ (معجم حفاظ القرآن ج ۱ ص ۲۷۳ تا ۲۷۷)

راوی اوّل: الحسن بن سعید المطوّعیؒ:

آپ ابوالعباس الحسن بن سعید بن جعفر بن الفضل بن شاذان المطوعی البصریؒ ہیں۔

حافظ ذہبیؒ نے آپ کا شمار علماء کے آٹھویں طبقہ میں کیا ہے۔

آپکی پیدائش ۲۷۰ھ کے آس پاس ہوئی کم عمری ہی میں قرآن کریم حفظ کر لیا تھا، اور علماء کرام سے ملاقات اور ان سے اخذِ علوم میں ملکوں ملکوں پھرتے رہے۔

ابوالفضل الخزاعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے المطوعیؒ سے دریافت کیا کہ آپ نے ادریس الحدادؒ سے کس سنہ میں پڑھا تو جواباً فرمایا: جس سال میرا سفر رے کا ہوا یعنی ۲۹۲ھ میں۔ رے، ایک مشہور و معروف اور متمدن شہر ہے۔ رے اور نیشاپور میں ایک سو ساٹھ فرسخ کا فاصلہ ہے اور رے اور قزوین کے مابین ستائیس فرسخ کا فاصلہ ہے۔

۳۵۵ھ میں آپ کا علمی سفر اصفہان کا ہوا۔

المطوعیؒ نے وقت کے جن بہترین علماء سے کسبِ فیض کیا ہے ان میں مقدم ادریس بن عبدالکریمؒ، محمد بن عبدالرحیم الاصفہانیؒ، احمد بن الحسین الحریریؒ، محمد بن ابی مخلد الانصاریؒ، یوسف بن یعقوب الواسطیؒ، احمد بن سہل الاشنانیؒ، الحسن بن حبیب الدمشقیؒ، محمد بن علی الخطیبؒ، محمد بن یعقوب المعدلؒ، ابوبکر بن شنبوذؒ اور احمد بن موسیٰ بن مجاہدؒ وغیرہ حضرات ہیں۔ علم میں کمال حاصل کر لینے کے بعد المطوعیؒ نے قرآن اور حروف وکلماتِ قرآنی کے اختلافات کی تعلیم اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث کے درس وتدریس کے لئے مسندِ صدارت کو رونق بخشا۔ ضبط واتقان اور صحتِ روایت کی جب شہرت ہوئی تو ہر جانب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفاظِ قرآن اور طلّابِ علم کھنچ کھنچ کر آنے لگے، قراراتِ قرآنی میں جن لوگوں نے آپ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا ان میں ابوالفضل محمد بن جعفر الخزاعیؒ، ابوالحسین علی بن محمد الخبازؒ، ابوبکر محمد بن عمر النہاوندیؒ، ابوعلی محمد بن عبدالرحمٰن بن جعفرؒ اور ابوزرعہ احمد بن محمد الخطیبؒ وغیرہم حضرات ہیں۔

آپ اپنے تلامذہ پر اپنا پورا اثر چھوڑتے تھے، تلامذہ پر آپ کی پوری چھاپ پڑتی تھی۔

اسی طرح آپ نے علومِ قرآنی کے مکتبہ کے لئے بڑی عمدہ اور نفع بخش تالیفات چھوڑیں۔ آپ کی مؤلفات میں سے "کتاب معرفۃ اللآمات وتفسیرہا" بھی ہے۔ (طبقات القراء ج ۱ ص ۲۱۳ تا ۲۱۴)

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں: ابوالعباس المطوعیؒ اُن خواص میں سے ایک ہیں، جنہوں نے اس فن یعنی قراءات اور علومِ قرآن کی طرف بطورِ خاص اعتنا اور خصوصی توجہات مبذول کیں۔ اس علم میں تبحّر پیدا کیا، تمام ہی اکابر سے ملے، ملکوں ملکوں اکثر سفر ہی میں رہتے۔ نیز اس فن کو جمع کیا، اس میں کتابیں تصنیف کیں اور ایک طویل زمانہ اس میں گذارا، علمِ قراءات میں علوِّ سند کا سلسلہ آپ تک منتہی ہوتا ہے۔ (القراء الکبار ج ۱ ص ۲۱۷، ص ۲۱۸)

محقق ابن الجزریؒ فرماتے ہیں: آپ قراءات میں امام، عارف اور ثقہ تھے الحافظ ابوالعلاء الہمدانیؒ آپ کی بہت توصیف اور توثیق کرتے ہیں۔ (طبقات القراء ج ۱ ص ۲۱۳)

آپ کی وفات ۳۷۱ھ میں ہوئی، سو سال سے زیادہ عمر پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ ومغفرۃ کاملۃ

(معجم حفاظ القرآن ج ۱ ص ۳۴۸ تا ص ۳۵۰)

راوی دوم، ابوالفرج الشنبوذیؒ۔

آپ ابوالفرج محمد بن احمد بن ابراہیم بن یوسف بن العباس بن میمون الشنبوذی البغدادیؒ ہیں

آپ ۳۳۰ھ میں پیدا ہوئے۔ حافظ ذہبیؒ نے آپکو علماء کے نویں طبقہ میں ذکر کیا ہے۔

حصولِ علم آپ کا خاص شغف تھا، علمی اسفار میں آپ اقطارِ عالم طے کرتے رہے، علماء سے سماع رہتا۔ اور قرآن کے حروف وکلمات کی قراءات حاصل کرتے رہے، شیوخِ کبار سے اکثر ملتے رہتے تا آنکہ علمِ تفسیر میں تبحّر حاصل کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءات کا علم آپ نے اپنے زمانے کے بہترین علماء کی ایک بڑی تعداد سے حاصل کیا۔
مؤرخین بکثرت آپ کے شیوخ کا تذکرہ کرتے ہیں۔
چنانچہ محقق الامام ابن الجزریؒ اس سلسلے میں فرماتے ہیں۔
الشنبوذیؒ نے قراءات حاصل کیں ابوبکر بن مجاہدؒ، ابوبکر النقاشؒ۔ ابوبکر بن احمد بن حمادؒ، ابوالحسن بن الاخرمؒ، ابراہیم بن محمد الماوردیؒ۔ محمد بن جعفر الخریبیؒ، احمد بن محمد بن اسماعیل الاُدمیؒ، محمد بن ہارون التمارؒ محمد بن موسیٰ الزینبیؒ، محمد بن موسیٰ بن عبداللہ الخاقانیؒ اور ابوالحسن بن شنبوذؒ سے۔
اکثر و بیشتر آپ ابن شنبوذؒ کی خدمت میں رہتے تھے اس لئے آپ کی طرف منسوب ہو کر شنبوذی کہلائے۔
اللہ رب العزت کا خاص فضل و انعام تھا آپ کے ساتھ کہ آپ کو بہت قوی حافظہ کی دولت عطاء فرمائی تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام خاص کو کام میں لاتے ہوئے آپ نے بہت کچھ حفظ کر ڈالا۔ اور کثیر العلم ہو گئے۔
خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالفضل عبیداللہ بن احمد بن علی الصیرفیؒ سے سنا کہ وہ ابوالفرج الشنبوذیؒ کا ذکر بڑی عظمت سے کر رہے تھے، ان کے علم کی بے حد تعریف کرتے تھے، ساتھ ہی تفسیری علوم کے حفظ کی توصیف بھی۔ اور فرمایا کہ میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ــــــــ قراءات کے شواہد اور توجیہات کے لئے پچاس ہزار اشعار یاد کر ڈالے تھے۔ (تاریخ بغداد ج ۱ ص ۲۱۲)
انھیں بیانات کے باعث آپ کے واسع العلم اور کثیر المعرفۃ ہونے کی علماء نے شہادت دی ہے، اور اس میں شک کی گنجائش بھی نہیں۔
عبدالعزیز المالکیؒ فرماتے ہیں:
الشنبوذیؒ ایک بار ملک عضد الدولہ کی زیارت کے لئے ان کے پاس پہنچے تو عضد الدولہ نے دریافت کیا، ابوالفرجؒ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ" (نحل آیت نمبر ۶۹)
ترجمہ:۔ اس کے پیٹ میں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جسکی رنگتیں مختلف ہوتی ہیں، کہ اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس شہد کو محرور اور مبتلا حرارت شخص جب استعمال کرتا ہے تو بجائے شفاء کے مبتلائے تکلیف ہو جاتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے ارشاد میں بالکل سچے ہیں۔

الشنبوذی نے جواباً فرمایا "اصلح اللہ الملک إنّ اللہ لم یقل فیہ "الشِّفَاءُ" بالالف واللام..... وانما ذکرہ منکّرًا فمعناہ فیہ شفاء لبعض الناس دون بعضٍ"

یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ الشفاء الف لام کے ساتھ معرفہ، بلکہ اسے نکرہ ذکر فرمایا، جس کا معنیٰ یہ ہے کہ بعض الناس کے لئے شفاء ہے اور بعض کے لئے نہیں (القراء الکبار ج ۱ ص ۳۳۳)

تکمیلِ علومِ قرآنی کے بعد جب مسند نشینِ درس ہوئے تو آپ کی صداقت، جودتِ حفظ، اور ثقاہت کے باعث حفاظِ قرآن کے طلبار کا بکثرت اِعتنار ہوا، اور لوگ جوق در جوق متوجہ ہوئے اور اس طرح آپ سے اِکتسابِ علم کرنے والوں میں وقت کے نامور علمار کے اسمار گرامی نظر آتے ہیں۔ ان میں سے چند نام یہ ہیں:

ابو علی الاھوازی، ابو [illegible] محمد بن یاسین الحلبی، الہیثم بن احمد الصباغ، ابو العلا محمد بن علی الواسطی محمد بن الحسین الکارزینی۔ عبداللہ بن محمد بن مکی السواق، علی بن القاسم الخیاط، ابو علی الرہاوی، عبدالملک بن عبدویہ، منصور بن احمد العراقی، عثمان بن علی الدلال، اور علی بن محمد الجوزدانی اور انکے علاوہ بہت سے حضرات۔

قراراتِ قرآنی سے متعلق متعدد تصانیف بھی آپنے یادگار چھوڑیں مثلاً "کتاب فی القرارات" اور "کتاب فیما خالف فیہ ابن کثیر المکی، ابا عمرو البصری" وغیرہ۔

جن علمار وقت نے آپ کی بہت تعریف و توصیف کی ہے، ان میں علامہ دانی حافظ ذہبی، عبدالرحمٰن بن عبداللہ، فارس بن احمد اور محقق ابن الجزری رحمہم اللہ تعالیٰ بھی ہیں ——— آپ کی وفات ۳۸۸ھ میں ہوئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔ (معجم حفاظ القرآن ج ۱ ص ۴۸۲ تا ص ۴۸۵)

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ائمہ قراءات شاذہ اربعہ کے طرق

امام ابن محیصن رح کے لئے دو طریق ہیں۔ (۱) کتاب المفردہ للامام الاھوازی۔ (۲) کتاب المبہج للامام سبط الخیاط۔

امام یحییٰ یزیدی کیلئے بھی دو طریق ہیں۔ (۱) کتاب المبہج المذکور (۲) کتاب المستنیر للشیخ ابن سوار

امام الحسن البصری کے لئے ایک طریق ہے۔ کتاب المفردہ المذکور۔

امام اعمش کے لئے بھی ایک ہی طریق ہے ۔ کتاب المبہج المذکور۔

ذیل میں ان کتب ثلثہ کے مصنفین کے مختصر حالات درج کئے جا رہے ہیں جنہوں نے ائمہ مذکورین سے سند کے ساتھ قراءات نقل کیں۔

صاحب المفردہ

ابو علی الاھوازی رح م ۴۴۶ھ

ابو علی الحسن بن علی بن ابراہیم بن یزداد بن ہرمز الاھوازی رح صاحب تصانیف، اپنے زمانے کے شیخ القراء اپنے دور کے قراء میں سب سے زیادہ عالی سند کے مالک، امام کبیر، محدث۔

حافظ ذہبی رح آپ کو علماء کے دسویں طبقہ میں ذکر کیا ہے۔

۳۶۲ھ میں اہواز میں آپ کی ولادت ہوئی، اہواز خوزستان کا ایک شہر ہے یہاں آپ نے اپنے شیوخ سے قراءات حاصل کیں، ۳۹۱ھ میں دمشق میں تشریف لائے اور اسے اپنا وطن بنا لیا۔

امام اہوازی نے صغر سنی اور بچپنے ہی میں ادائیگی اور قراءت کی طرف خاص طور سے توجہ مبذول کی۔

آپ کے مشائخ میں ابراہیم بن احمد البطری رح، احمد بن محمد التستری رح، عبدالعزیز بن ہاشم الخراسانی رح، عبداللہ بن نافع العنبری رح، عمر بن ابراہیم الکتانی رح، محمد بن احمد ابوالفرج الشنبوذی رح۔

آپنے امام اول نافع المدنی کی قراءت حاصل کی ابوبکر محمد بن عبیداللہ بن القاسم الخرقی رح سے۔

(الانساب للسمعانی ج ۲ ص ۳۴۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے قالون کی روایت پڑھی اہو آزمیں احمد بن محمد عبید بن اسماعیل ابوالعباس العجلی التسنری ؒ سے۔ (ایضاً ج ۴ ص ۱۶۰)

امام بن کثیر مکی ؒ امامِ ثانی کی قرارت آپنے محمد بن محمد بن فیروز بن زاذال ابوعبیداللہ الکرجی ؒ سے (الکرج اصبہان وہمذان کے مابین۔ ایک پہاڑی شہر ہے)۔

امام ثالث ابوعمرو بن العلاء البصری ؒ کی قرارت آپ نے حاصل کی ؒ علی بن الحسین بن عثمان بن سعید بن الحسین الغضائری البغدادی ؒ سے۔

امامِ خامس عاصم بن ابی النجود ؒ کی قرارت آپنے حاصل کی۔ علی بن الحسین الغضائری المذکور ؒ سے

۴۰۰ھ کے بعد آپ نے دمشق میں تدریس کا آغاز فرمایا، ابھی آپ کے بعض اساتذہ اور شیوخ حیات تھے۔ آپ کی گوناں گون اور بوقلمون خصوصیات کے باعث تلامذہ کی بڑی کثرت ہوئی اور بڑا مرجوعہ حاصل ہوا۔

آپ کے کچھ تلامذہ کے نام درج کئے جاتے ہیں: احمد بن عمر بن ابی الاشعث ابوبکر السمرقندی ؒ، علی بن احمد بن علی ابوالحسن الابہری الفریر ؒ، سبیع بن مسلم بن علی ہارون ابوالوحش المعروف بابن قیراط ؒ ورشا بن تطیف ؒ۔ الحسن بن القاسم بن علی ؒ، ابوعلی الواسطی المعروف بغلام الہراس ؒ، عبدالوہاب بن محمد بن عبدالوہاب بن عبدالقدوس ؒ، ابوالقاسم القرطبی ؒ، عتیق بن محمد ابوبکر المرادی ؒ، محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن مندہ ؒ ابوعبداللہ الجاجانی الدستی الاصبہانی۔ محمد بن احمد بن الہیثم ابوبکر الروذبادی البلخی ؒ، محمد بن عبدالرحمٰن ابوبکر النہاوندی ؒ جو معروف ہیں مردوس سے، شیخ بن سوار ابوطاہر ؒ۔ ابونصر احمد بن علی الزینبی ؒ۔ یوسف بن علی بن جبارہ ابوالقاسم الہذلی الیشکری ؒ۔

اگر ایک طرف آپ نے جلیل القدر اور عبقری تلامذہ چھوڑے تو دوسری طرف اعلیٰ درجہ کی بیش قیمت متعدد فنِ قرارت اور دیگر علوم میں تصانیف بھی آپ کی یادگار ہیں: قرارات میں الموجز، الوجیز، اور الایجاز اور دیگر تصنیفات ہیں۔

محقق ابن الجزری ؒ آپ کی شان میں فرماتے ہیں: "الاستاذ الاہوازی صاحب المؤلفات، شیخ القراء فی عصرہ۔

سب سے زیادہ عالی سند کے حامل، امامِ کبیر، محدث" (طبقات القراء ج ۱ ص ۲۲۰) ۳۳۷ھ تا ۴۲۱ھ

آپکی وفات ۴ ذی الحجہ ۴۲۶ھ میں ہوئی (رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ وجزاہ اللہ افضل الجزاء) (حفاظ القرآن ج ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب المبہج سبط الخیاطؒ ۴۸۱ھ

ابو محمد عبداللہ بن علی بن احمد البغدادی المقری النحویؒ، سبط ابی منصور الخیاطؒ۔

آپ کی پیدائش ۴۸۶ھ میں ہوئی، حافظ ذہبیؒ نے آپ کو علماء کے بارھویں طبقہ میں شمار کیا ہے۔

قراءات حاصل کیں شریف عبدالقاہر العباسیؒ، ابو طاہر بن سوارؒ، ثابت بن بندارؒ، ابوالخطاب بن الجراحؒ، ابوالبرکات محمد بن الوکیلؒ، یحییٰ بن احمد السیبیؒ، ابن بدران الحلوانیؒ، الزاہد ابو منصور محمد بن احمد المقریؒ، ابوالحسن بن الفاعوسؒ، ابوالغنائم محمد بن علی الفرسیؒ اور ابوالعز القلانسیؒ

ایک جماعت سے سماع ثابت ہے جنہیں الحسین بن نقورؒ، اور ابو منصور محمد بن احمد العکبریؒ، طراد الزینبیؒ وغیرہم۔

عربیہ کا علم آپ نے حاصل کیا ابوالکرم بن فاخر سے۔

سبط الخیاطؒ نے مسجد ابن جردہ میں لوگوں کو پڑھانا شروع کیا، اور ایک زمانے تک اسمیں امامت کی، آپ اپنے زمانے کے رئیس المقرئین تھے، خلق کثیر اور ایک بڑی جماعت نے آپ کے پاس قرآن کریم کا ختم کیا۔

حافظ ذہبیؒ آپ کے بارے میں رقم طراز ہیں: آپ امام المحقق، واسع العلم، متین الدیانۃ قلیل المثل نادر الوجود تھے، قرآن کریم کی تلاوت میں آپ اطیب الزمان تھے نہایت پاکیزہ آواز کے مالک تھے، بڑھاپے میں بھی آواز نہایت عمدہ تھی، ابوسعد السمعانیؒ کہتے ہیں کہ عمدہ آواز اور حسن ادا کے باعث نماز میں انکی قرارت سننے کے لئے لوگ ہر طرف سے دور دراز کے راستے طے کر کے آتے، رمضان المبارک کی راتوں میں نماز تراویح میں قرآن سننے کے لئے تو بطور خاص امام احمد بن صالح الجیلیؒ کہتے ہیں: میں نے اپنی ساری عمر میں آپ سے بہتر ادائیگی اور حسن قرارت کرنے والا اور سورۂ فاتحہ کو اتنا عمدہ پڑھنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

امام سبط الخیاطؒ نے علم قرارات میں بڑی نادر اور بیش قیمت تصانیف بھی یادگار چھوڑی ہیں مثلاً "المبہج" اور کتاب "الکفایۃ" القصیدۃ ــــ المنجدۃ فی القراءات، کتاب "الروضۃ" کتاب "الایجاز" فی السبعۃ، کتاب "الموضحۃ" فی العشرۃ، کتاب "الاختیار" اور کتاب "التبصرۃ" وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ربیع الآخر ۵۴۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی، آپ کی نماز شیخ عبدالقادر الجیلی نے پڑھائی۔ وفات کے روز سارا شہر بند رہا۔ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں: میں نے آپ کے جنازہ میں جتنا بڑا مجمع دیکھا، اتنا کبھی کسی جنازہ میں نہیں دیکھا۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ (معرفۃ القراء الکبار ج ۱ ص ۴۹۱ تا ۴۹۶)

صاحب المستنیر
ابن سوّار ۴۹۶ھ

ابوطاہر احمد بن علی بن عبید اللہ بن عمرو بن سوّار صاحبؒ "المستنیر"، البغدادی علم قراءات کے ماہرین میں سے ایک ۴۱۲ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔

علم قراءات میں آپکے شیوخ کی ایک بڑی جماعت ہے جنمیں تین کے نام درج کئے جاتے ہیں: عتبہ بن عبدالملک العثمانی الدندلی، ابوعلی حسن بن ابی الفضل الشرمقانی، حسن بن علی بن عبداللہ العطار، علی بن محمد بن فارس الخیاط۔

علم حدیث کا سماع آپنے ایک جماعتِ کثیر سے کیا جنمیں محمد بن عبدالواحد بن رزمہ، محمد بن حسن الحرّانی، محمد بن محمد الغیلان، علی بن محسّن التنوخی، وغیرہم ہیں۔

ابن سکرہ فرماتے ہیں: آپ حنفی المسلک تھے اور ثقہ اور کریم النفس تھے، قراءات قرآن اور درسِ حدیث کیلئے خود کو بالکلیہ وقف کر رکھا تھا، ابن ناصر آپ کے بارے میں "نبیلٌ، ثقةٌ، ثبتٌ، متقنٌ" کے الفاظ لکھتے ہیں یعنی آپ نجیف و شریف، ثقہ، معتبر اور ضابط تھے۔

علم القراءات میں آپکے تلامذہ کی ایک بڑی جماعت ہے جنمیں چند کے نام یہ ہیں: ابوعلی بن سکرہ الصدفی ابن الباذش کے شیخ۔ محمد بن الخضر المحوّلی، ابومحمد سبط الخیاط۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے نقل و روایت کرنے والوں میں سے چند نام یہ ہیں: ابن ناصر، ابوطاہر السلفی اور عبدالوہاب الانماطی۔

آپکی وفات شعبان ۴۹۶ھ میں بغداد میں ہوئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ ومغفرۃ کاملۃ۔

(معرفۃ قراء الکبار ج ۱ ص ۴۴۸، ص ۴۴۹، غایۃ النہایۃ ج ۱ ص ۸۷)

www.kitabosunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن-لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآءت عشرہ پڑھنے والے طلباء کے لئے خوشخبری

قراءات عشرہ

کا حامل

قرآن انٹرنیشنل

اس قرآن شریف میں مکمل قراءات عشرہ کے فرشی اختلافات کو حاشیہ پر بیان کیا گیا ہے۔ نہایت دیدہ زیب اور شاندار دو رنگا طباعت کا شاہکار

خوبصورت اور مضبوط گولڈن ڈائی دار جلد

ملنے کا پتہ

قرآءت اکیڈمی ®
28-الفضل مارکیٹ
17-اردو بازار-لاہور
فون: 042-712 2423

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الاصول

الادغام فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ؛ کاف کا کاف میں ادغام حسن نے کیا ہے۔ تار کا تار میں خواہ متکلم یا مخاطب کی تار ہو حسن نے ادغام کیا ہے۔ جیسے كُنْتُ تُرَابًا، اَنْتَ تَحْكُمُ؛ مطوعی نے مطلقاً مثلین فِی کَلِمَةٍ کا ادغام کیا ہے۔ جیسے جِبَاهُهُمْ، بِشْرِ كِكُمْ، مگر مثلین فِی کَلِمَةٍ میں تار کا تار میں ادغام نہیں کرتے جیسے مَوْتَتَنَا، اسی طرح حسب بیان الشیخ متولی، مطوعی کے لئے قَصَصِهِمْ، سَبَبًا، عَدَدًا اور شَطَطًا میں بھی ادغام نہیں ہے خلافِ عربیت کے باعث۔

ابن محیصن نے چند متفرق کلمہ میں مطوعی کی موافقت کرتے ہوئے ادغام کیا ہے وہ کلمات یہ ہیں اَتُحَآجُّوْنَنَا (بقرہ) بِاَعْيُنِنَا (طور) نیز ابن محیصن نے صاد کا طا میں جبکہ یہ دونوں کلمہ واحدہ میں جمع ہوں ادغام کیا ہے۔ جیسے اضْطُرَّ اضْطُرِرْتُمْ، اور ظا کا تار میں جیسے اَوَعَظْتَ (شعراء) اس میں ادغام ناقص ہے۔ چند کلمات اور ہیں ضاد کا تار میں۔ جیسے اَفَضْتُمْ، اَفَرَضْتُمْ میں بھی ادغام ناقص ہے نیز با کا میم میں لفظ يُكَتِّبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ میں (نساء)

همزتین فی کلمة حسن "اَذْهَبْتُمْ" (احقاف) اور "اَنْ كَانَ" (قلم) میں ایک ہمزۂ استفہام کی زیادتی سے "ءَاَذْهَبْتُمْ، ءَاَنْ كَانَ" سے پڑھتے ہوئے ہمزۂ ثانیہ کا حرفِ مد سے (ورش کی طرح) ابدال کرتے ہیں۔

الهمز المفرد حسن "اَنْبِئْهُمْ" (بقرہ) اور "نَبِّئْهُمْ" (حجر و قمر) ہمزۂ ساکنہ کا یا سے ابدال کرتے ہوئے بعد کی ھا کو بالکسر مطلقاً (وصلاً و وقفاً) پڑھتے ہیں۔

النون الساكنة والتنوين ابن محیصن "ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ" (کہف) میں تنوین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا رَ ار میں ادغام کرتے ہیں۔ اور نون ساکن اور تنوین کا سین اور ثا میں "اَنْ سَیَکُوْنَ"، (مزمل) "خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ"، "مِائَةِ سِنِیْنَ" (دونوں کہف) یَوْمَئِذٍ ثَمَانِیَةٌ" (حاقہ) اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً (واقعہ) مَاءً ثَجَّاجًا (نبا)۔ ان سب مذکورہ کلمات میں ادغام تام یعنی بلا غنہ کرتے ہیں۔

الفتح والامالة اعمش لفظ "فَاَجَاءَهَا الْمَخَاضُ" (مریم) میں الف بعد الجیم میں امالہ کرتے ہیں۔ مطوعی "اَضَاءَ لَهُمْ" اور "اِضَارَّیْنَ بِهٖ" (دونوں بقرہ) میں امالہ کرتے ہیں۔

حسن لفظ "ضَنْکًا" میں تنوین کو وصلاً و وقفاً حذف کرکے اس کے عوض الف میں امالہ کرتے ہیں "سَکْرٰی" کی طرح۔ اسکے الف کو (طٰہٰ) تانیث کا الف مانتے ہوئے۔

الوقف علی المرسوم ابن محیصن "فَاَنْ" (الرحمٰن) "رَاقٍ (قیامہ) میں بالیاء وقف کرتے ہیں۔ اسی طرح "مَاهِیَهْ" (القارعہ) میں مطلقاً ھاء سکتہ کو حذف کرتے ہیں۔

یاءات الاضافة حسن اور ابن محیصن "نِعْمَتِیَ الَّتِیْ" سورۂ بقرہ کی تینوں یاءات کو ساکن کرتے ہیں۔ اسی طرح سورۂ غافر کی "جَاءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ" میں بھی۔

ابن محیصن اور مطوعی "بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ" (آل عمران) "اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ" (سباء) میں یاء کو ساکن کرتے ہیں۔ اور نیز ابن محیصن "حَسْبِیَ اللّٰهُ" (توبہ) یاء کو ساکن پڑھتے ہیں۔ نیز ابن محیصن (کتاب مہج سے) لفظ شُرَکَاءِیَ الَّذِیْنَ (نحل) "حَسْبِیَ اللّٰهُ (زمر) میں ساکن کرتے ہیں۔ اور بعض طُرُق سے ابن محیصن سے مروی ہے کہ انھوں نے مذکورہ کلمات کے علاوہ بھی چند یاءات کو ساکن کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

رَبِّیَ الْاَعْدَاءَ، وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْءُ، اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ (تینوں اعراف میں) مَسَّنِیَ الْکِبَرُ (حجر) شُرَکَائِیَ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ (دونوں قصص میں) رَبِّیَ اللّٰهُ (غافر) نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ (تحریم)

حسن نے ذیل کی چند یاءات کو مفتوح پڑھا ہے۔ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ (سورۂ مائدہ) اِشْرَحْ لِیْ (طٰہٰ) دَعَوْتُ قَوْمِیْ (نوح)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الاستعاذہ

استعاذہ عندالجمہور قرأت قرآن سے پہلے ہے اور اکثری قول کے مطابق یہ مستحب ہے۔ بعد قرارت خلافِ جمہور ہے

استعاذہ کے لئے مختار الفاظ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہیں۔ اس میں زیادتی اور کمی بھی جائز ہے مگر اتنی ہی جتنی کہ صحیح روایات سے ثابت ہے۔

حسن ، الفاظِ مختار پر زیادتی کرتے ہوئے اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ، ھار کا ھار میں ادغام کرتے تھے اعمش کے دونوں راویوں کا مذکورہ الفاظ میں یہ اختلاف ہے کہ شَنْبُوْذی کے لئے مثل حسن کے بالادغام اور مطوعی کے لئے بالاظہار ہے۔

عندالجمہور استعاذہ بالجہر ہے۔ بعض حضرات جیسے اسحٰق سبیعی نافع سے اخفار نقل کرتے ہیں۔ اسی طرح حمزہ سے دو وجہیں ہیں۔ مطلقاً۔ اخفار اور بالسر۲ صرف سورۂ فاتحہ پر بالجہر ——— وصل اور وقف کے اعتبار سے پیدا ہونے والی وجوہ کے لئے کتبِ تجوید کی طرف رجوع کیجئے۔

البسملہ

حسن صرف سورہ فاتحہ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے تھے، اور کسی صورت کے شروع میں نہیں۔ ان کے نزدیک بسملہ صرف سورۂ فاتحہ کی ایک آیت ہے، انکے نزدیک اوائلِ سُوَر اور اوساطِ سُوَر میں کوئی فرق نہیں۔ مصاحف میں فاتحہ کے سوا دیگر تمام سورتوں کے اوائل میں بسملہ صرف تبرکاً ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفرقان

سورۃ الفاتحۃ حسن اَلْحَمْدِ لِلّٰہِ بکسر الدال پڑھا ہے۔ مطوعی (عن اعمش) مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ! بالالف ونصب الکاف پڑھا ہے۔ حسن نے "اِيَّاكَ نَعْبُدُ" بضم الیاء وفتح الباء پڑھا ہے مطوعی نے نَسْتَعِيْنُ! بکسر نون مضارع نِسْتَعِيْنُ پڑھا ہے۔ حسن نے اِهْدِنَا صِرَاطًا مُسْتَقِيْمًا: یہاں فاتحہ میں بطور خاص نکرہ پڑھا ہے۔ ابن محیصن نے (منہج) غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ: میں غَيْرَ بنصب الراپڑھا ہے۔ حسن نے عَلَيْهِمْ: میں صلہ میم جمع کا یاء کے ساتھ کیا ہے عَلَيْهِيْ پڑھا ہے۔

سورۃ البقرہ لَارَيْبَ فِيْهِ: حسن بارکو منون منصوب لَارَيْبًا پڑھتے ہیں۔ ءَاَنْذَرْتَهُمْ: حسن کے لئے ایک ہمزہ سے ہے، برنبار خبر۔ ایسے ہی سورۂ یٰسین میں کبھی۔ غِشَاوَةٌ: حسن کے لئے اس لفظ میں، جہاں کبھی آئے تین وجہیں ہیں ۱۔ غین کے ضمہ، ۲۔ غین کے فتح سے، ۳۔ عین مضمومہ سے (علماء قرأت نے ایسے ہی نقل کیا) وَيَمُدُّهُمْ: ابن محیصن کے لئے بضم الیاء وکسر المیم ہے۔ ظُلُمٰتٌ: حسن کے لئے جہاں کبھی آئے لام کے اسکان سے۔ اسی طرح حسن نے اَلصَّوَاعِقِ کو اَلصَّوَاقِعِ، قاف کو عین سے مقدم کیا ہے۔ ایسے ہی سورۂ ذٰرِیٰت میں بھی اَلصَّوَاقِعُ (صَاقِعَةٌ کی جمع) يَخْطَفُ: ایسے ہی حسن نے اس لفظ کو بکسر الیاء والخاء والطاء مع تشدید الطاء پڑھا ہے۔ مطوعی پڑھتے ہیں بفتح الیاء والخاء وکسر الطاء مشددۃً۔ لَا يَسْتَحْيِ: بکسر الحاء، ایک بار ساکنہ (یہاں خاص طور پر) وَعَلَّمَ اٰدَمَ: حسن کے لئے بضم العین۔ کسر اللام (عُلِّمَ) اٰدَمُ برفع المیم۔ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ: (اسی طرح کے اور کلمات مثلاً هٰذِهِ الْقَرْيَةَ) ابن محیصن کے لئے بحذف صاد بعد ذال مگر دو جگہ استثنا ہے ۱۔ اَنِّيْ يُحْيِيْ هٰذِهِ اللّٰهُ (بقرہ) اور جَاءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ (ھود) ان دونوں کلمات کو مثل جماعت کے پڑھتے ہیں۔ فَلَا خَوْفٌ: ابن محیصن کے لئے بضم الفاء بغیر تنوین۔ (جہاں بھی آئے) اِسْرَائِيْلَ: حسن کیلئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحذف الف واليار (جہاں بھی آئے) يُذَبِّحُوْنَ ابن محیصن کے لئے (یہاں سورۂ ابراھیم اور سورۂ قصص میں) بفتح الیار واسکان الذال وفتح الباء مخففًا۔ لفظ قَوْمُ جبکہ منادیٰ واقع ہو ایسے ہی لفظِ رَبِّ کو میم اور باء کو ابن محیصن (مبہج سے) ضمہ دیتے ہیں۔ جیسے يَقَوْمِ ادخُلُوْا، يَا قَوْمُ اعْبُدُوْا، يَقَوْمِ اِنَّكُمْ وغیرہ اور جیسے رَبِّ اجْعَلْنِیْ، رَبِّ هَبْ لِیْ وغیرہ۔ اَلصَّعِقَةُ جہاں بھی آئے ابن محیصن بحذف الف واسکان عین، ذٰریٰت میں ان کے دو وجہیں ہیں، ایک تو یہی دوسری کا لجماعۃ حسن کے لئے خَطٰيٰكُمْ کے بجائے خَطِيْٓاٰتِكُمْ جمع مؤنث سالم بکسر التاء۔ رِجْزًا: ابن محیصن کے لئے بضم الراء خواہ منصوبًا ہو یا مجرورًا منون ہو یا غیر منون غیر منون میں حسن بھی بضم الراء پڑھنے میں موافق ہیں۔ يَفْسِقُوْنَ: اعمش کے لئے بکسر السین ہے جہاں بھی آئے عَشْرَةَ عَيْنًا مطوعی کے لئے یہاں بکسر الشین ہے اور سورۂ اعراف میں کسرہ اور اسکان دونوں ہیں۔ اِهْبِطُوْا مِصْرًا: مِصْرًا میں حسن اور اعمش نے بلا تنوین پڑھا ہے۔ وقفًا بلا الف وَاذْكُرُوْا: جہاں بھی آئے مطوعی کیلئے بفتح الذال والکاف دونوں کی تشدید کے ساتھ، يَأْمُرُكُمْ، يُعَلِّمُكُمْ اور اس طرح کے ایسے کلمات جنمیں دو یا دو سے زیادہ ضمے یکے بعد دیگرے آرہے ہوں ابن محیصن کے لئے اسکان سے (المبہج) اور اختلاس (مفردہ) سے ہے۔ اور "يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ" دونوں (بقرہ) میں ابن محیصن کا اسکان میں اختلاف نہیں ہے (کما قال الازمیری) "اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا" حسن کے لئے مُتَشَابِهٌ (فاعل) ہے اسی کو مطوعی يَتَشَبَّهُ پڑھتے ہیں، بالیار وتشدید الشین وھار مرفوع سے۔ اسی طرح حسن کے لئے "لَمَا يَتَفَجَّرُ" لَمَّا بتشدید المیم ہے۔ لیکن "لَمَا يَشَّقَّقُ" اور لَمَا يَهَّبِطُ میں خُلف ہے۔ یعنی ان دونوں میں انسے بتشدید المیم اور بتخفیف المیم دونوں وجہ مروی ہے، مطوعی کے لئے "يَهْبِطُ" بضم الباء ہے، مطوعی کے لئے "يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ" بکسر اللام بغیر الف ہے (كَلِمَ) ابن محیصن کے لئے اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ" بالتاء ہے۔ کتاب "مفردہ" سے ابن محیصن کیلئے "بِمَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ" بالتاء ہے۔ حسن کے لئے "لِلنَّاسِ حُسْنًا" میں حُسْنٰى ہے بغیر تنوین کے حسن کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ، اور فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِيَاءَ اللّٰهِ" دونوں بضم التاء، وفتح القاف وکسر التاء مشددہ ہے (تُقَتِّلُوْنَ) حسن کے لئے "تَظْهَرُوْنَ"، "تَظَّهَّرُوْنَ" ہے بفتح التاء والظاء والہا بتشدید الفاظ والہا بغیر الف کے، حسن کے لئے "بِالرُّسُلِ" باسکان السین ہے اس لفظ میں خواہ یہ ضمیر کے ساتھ ہو جیسے رُسُلُنَا، رُسُلُهُمْ یا بغیر ضمیر کے تنہا ہو اسی طرح ان کے لئے باسکان السین ہے۔ ابن محیصن کے لئے "وَاَيَّدْنَاهُ" "اَيَّدْكُمْ، اَيَّدَتُّكَ" بہمزہ و تخفیف الیاء۔ ابن محیصن کے لئے "غُلْفٌ" بضم اللام (غُلُفٌ) ابن محیصن کے لئے (المہیج) جِبْرِيْلَ میں جَبْرَئِلَّ بفتح الجیم والراء وہمزۂ مکسورہ بعد راء مع حذف یاء وتشدید لام۔ حسن کے لئے بفتح الجیم والراء والف بعد راء۔ وبعد الف ہمزہ مکسورہ بغیر یاء کے ابن محیصن کے لئے "مِيْكَلَ" میں کاف کے بعد الف کا حذف اور ہمزہ مکسورہ وتشدید لام مفردہ سے بتخفیف لام ہے۔ عٰهَدُوْا: حسن کے لئے بضم العین اس کے بعد واؤ اور ھاء کا کسرہ (عُوْهِدُوْا) حسن مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ: واؤ سے بجائے یاء کے (الشَّيَاطُوْنَ) حسن کے لئے "رَاعِنَا" (بقرہ اور نساء دونوں میں) بالتنوین ہے۔ ابن محیصن (مبہج اور مفردہ دونوں کتابوں کے طرق سے) بقرہ میں حسن کے موافق ہیں۔ اور مبہج سے سورۂ نساء میں موافق ہیں۔ حسن کے لئے "اَوْ نَنْسَهَا" بالتاء وسین مفتوح سے اس کے بعد ہمزہ کے بغیر نیز حسن کے لئے "فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا" ہے بفتح التاء واللام۔ مطوعی کے لئے لفظ "ذُرِّيَّةً" مفرد ہو یا مضاف ہو، بکسر الذال ہے۔ مطوعی ہی کے لئے "مَثَابَةً" جمع کے ساتھ بکسر التاء ہے۔ مطوعی کے لئے "ثُمَّ اضْطَرَّهٗ" ہمزۂ وصلی اور راء کے فتحہ سے مع التشدید ہے، مطوعی ہی کے لئے "فَاُمَتِّعُهٗ" ہمزہ کے فتح، میم وعین کے سکون سے ہے۔ (لیکن مبہج اور مفردہ دونوں کتابوں سے ان کے لئے اس لفظ کی قرأت شامی کی قرأت کی طرح ہے۔ حسن کے لئے "مُسْلِمَيْنِ لَكَ" بکسر المیم وفتح النون، حسن کے لئے "وَاِلٰهَ اٰبَائِكَ" "اِبِيْكَ" ہے۔ حسن کے لئے "عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ" میں اَلْمَلٰٓئِكَةُ وَالنَّاسُ دونوں کے رفع سے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن محیصن کے لئے فَاَحْیَا بِهُ الْاَرْضَ، ھا ضمیر کے ضمہ کے ساتھ نیز ہر ایسی ہا ضمیر میں ضمہ ہے جس کے بعد ہمزہ وصلی ہو اور جس کے پہلے کسرہ یا یا ساکنہ ہو جیسے فِیْهِ الْقُرْاٰن، بِهِ انْظُرْ (المنہج) اور دونوں کتابوں کے طریق سے ضمۂ ھا دو جگہوں میں ہے، سورۂ مائدہ کے لفظ "یَهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ" اور سورہ فتح میں "عَلَیْهُ اللّٰهَ"۔ حسن کے لئے "خُطُوٰتِ"، بفتح الخا و اسکان الطا۔ حسن کے لئے "شَهْرُ رَمَضَانَ"، بنصب را ہے۔ اعمش کے لئے "عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ"، اَلْمَسْجِدِ واحد ہے۔ ابن محیصن کے لئے (منہج سے) عَنِ الْاَهِلَّةِ: میں نقل کے بعد عَنْ کے نون کا لام میں ادغام ہے (عَنْ لَّهِلَّةِ) اسی طرح مِنْ لَّا یِمِیْنَ اور بِلِّسَانِ عَلِّسَانِ وغیرہ بھی ہیں۔ یعنی چاروں مِنْ، عَنْ، بَلْ، عَلٰی، لام تعریف میں مدغم ہوتے ہیں اور کتاب "مفردہ" سے صرف دو جگہ ادغام ہے لَمِنْ لَّاثِمِیْنَ (انعام)، اور مِنْ لَّاسٰرٰی (انفال)، پس ان دونوں کلمات میں ادغام دونوں کتابوں سے ہوا، یہ عَادًا الْاُوْلٰی کی طرح ہے۔ حسن کے لئے "حَجّ"، معرفہ ہو یا نکرہ بکسر الحا ہے۔ نیز حسن کے لئے "اَلْحُرُمٰتُ"، بسکون الرا ہے نیز "اَلْعُمْرَةُ"، بالرفع ہے، حسن اور ابن محیصن "وَیَشْهَدُ اللّٰهُ"، کو بفتح الیا و الہا۔ اور لفظ اَللّٰهُ کو مرفوع پڑھتے ہیں۔ اسی طرح "وَیُهْلِكُ"، کو بفتح الیا اور اَلْحَرْثَ وَالنَّسْلَ کو مرفوع پڑھتے ہیں۔ ابن محیصن کے لئے "زُیِّنَ"، بفتح الزا ہے۔ اور اَلْحَیٰوةُ منصوب ہے۔ اسیطرح آلِ عمران کے لفظ زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ"، میں بھی زَیَّنَ اور حُبَّ پڑھتے ہیں۔ حسن اور مطوعی کے لئے "وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ"، میں برفع التا (اَلْمَغْفِرَةُ) ہے۔ مطوعی کے لئے یُبَیِّنُهَا نُبَیِّنُهَا بالنون ہے۔ ابن محیصن کے لئے اَنْ یُّتِمَّ بالتا ہے اور اَلرَّضَاعَةُ مرفوع ہے۔ حسن کیلئے لَا تُضَارَّ ہے دوراؤں سے پہلی مفتوح دوسری ساکن۔ ابن محیصن کے لئے (منہج سے) "فِرِجَالًا"، بضم الرا و تشدید الجیم ہے (فُرِّجَالًا) حسن کے لئے یہاں اور آل عمران میں اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ"، دونوں لفظوں کے نصب سے ہے۔ مطوعی کے لئے اَلْقَیَّامُ" ہے میم کے رفع سے حسن کے لئے اَلرُّشْدُ"، بضم الشین ہے۔ اسی طرح حسن کے لئے نُنْشُرُهَا ہے بفتح النون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وضم الشین والراء، مطوعی کے لئے "قَالَ اَوَلَمْ" قیل ہے مطوعی کے لئے "رِبْوَۃٌ" بکسر الراء ہے یہاں اور سورۂ مؤمنون میں حسن کے لئے اَنْ تَکُوْنَ لَہٗ جَنَّۃٌ "جَنَّاتٌ" ہے حسن کیلئے "یُکَفِّرْ" بالیاء وجزم الراء ہے۔ اور مطوعی کے لئے بالیاء وفتح الفاء والجزم، حسن کے لئے "الرِّبٰوا" بالمد والھمزہ جہاں بھی آئے۔ نیز حسن کے لئے "فَمَنْ جَآءَہٗ" ہمزہ کے بعد تاء تانیث کی زیادتی کے ساتھ۔ نیز حسن کے لئے "مَا بَقِیَ" بسکون الیاء ہے، اسی طرح فَاْذَنُوْا کے بجائے فَاْیْقَنُوْا ہے۔ نیز "فَنَظِرَۃٌ" بسکون الظاء نیز اکفوں نے پڑھا ہے وَلْیُمْلِلْ" وَلْیَتَّقِ" دونوں میں لام کے کسرہ سے ابن محیصن کے لئے وَلَا یُضَآرُّ برفع الراء، حسن کے لئے "وَلَمْ تَجِدُوْا کُتَّابًا" بضم الکاف وتشدید التاء مفتوحۃ۔

سورۂ آل عمران مطوعی کے لئے نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ: بتخفیف نَزَلَ ورفع کِتَابُ ہے حسن کے لئے اَلْاَنْجِیْلَ" بفتح الھمزہ ہے جہاں بھی آئے۔ نیز جَامِعُ النَّاسِ: جَامِعٌ کی تنوین اور النَّاسَ کے نصب سے۔ اسی طرح شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ ہمزہ کے کسرہ سے، مطوعی کے لئے رَمْزًا، بفتح المیم ہے۔ اعمش کے لئے اِنْ یَّاْتُوْکُمْ، ہمزہ کے کسرہ سے ہے۔ مطوعی کے لئے دِمْتَ: بکسر الدال ہے۔ مطوعی کے لئے وَلَوِ افْتَدٰی: لَوْ کے واؤ کے ضمہ سے ہے اسی طرح ہر ایسے واؤ ساکنہ جس کے بعد ساکن ہو جیسے لَوِ اطَّلَعْتَ وغیرہ۔ مطوعی کے لئے لَنْ یَّضُرُّوْکُمْ: لَنْ یَّضُرُّ اللّٰہَ وغیرہ میں بکسر الضاد ہے، حسن اور مطوعی کے لئے بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ: بالتاء: حسن کے لئے بِثَلَاثَۃِ اٰلٰفٍ، بِخَمْسَۃِ اٰلٰفٍ، بغیر الف وسکون لام واحد ہے۔ حسن کے لئے مُنْزِلِیْنَ: زاء کی تخفیف اور کسرہ سے، حسن کے لئے وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ بکسر المیم ہے۔ مطوعی کے لئے یُؤْتِہٖ، اور سَیَجْزِی بالیاء ہے دونوں میں، ابن محیصن کے لئے وَکَاَیِّنْ میں وَکَاَنْ ہے صرف ہمزہ مفتوحہ سے بغیر الف کے بروزن کَمَنْ۔

سورۂ حج کے دونوں لفظوں میں حسن نے بھی مطوعی کی موافقت کی ہے۔ حسن کے لئے رُبِّیُّوْنَ بضم الراء ہے، حسن کے لئے، وَھِنُوْا: بکسر الہا ہے۔ شنبوذی کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِمَآ اٰتَيْتُكُمْ: الٰى مَآ اٰتَيْتُكُمْ ہے۔ حسن کے لئے كَانَ قَوْلُهُمْ برفع اللام ہے۔ نیز انھیں کے لئے اِذْ تَصْعَدُوْنَ: بفتح التاء والعین ہے، نیز وَلَا تَلْوُوْنَ لام کے ضمہ ایک واو سے سکون کے ساتھ ہے۔ ابن محیصن کے لئے ماقبل کے دونوں فعل بیاء غیب ہیں۔ ابن محیصن کے لئے " اَمَنَةً: یہاں اور انفال میں بسکون میم ہے۔ حسن کے لئے غُزًّى: بتخفیفِ زا ہے۔ مطوعی کے لئے سَنَكْتُبُ۔ اور وَيَقُوْلُ: دونوں میں بیاء غیب ہے اور قَتْلَهُمُ میں بنصب لام ہے۔ نیز انھیں کے لئے ذَآئِقَةُ الْمَوْتَ بالتنوین ونصب الْمَوْتَ۔ نیز بِمَآ اَتَوْا کو اُوْتُوْا مجہول پڑھتے ہیں۔ حسن اور مطوعی کے لئے یہاں نُزُلًا: باسکان الزاء ہے۔

سورۃ النساء | ابن محیصن کے لئے وَلَا تَبَدَّلُوْا: (مفردہ سے) ایک تاء مشددہ سے، اور مخففہ سے بھی تشدید کی حالت میں بزی کی تاءات کی طرح، حسن کے لئے "حُوْبًا" بفتح الحاء ہے۔ حسن نے اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ میں لام کے بعد الف کے اثبات سے پڑھا ہے۔ نیز ان کی قرآءت "وَلْيَخْشَ اور فَلْيَتَّقُوْا اور فَلْيَقُوْلُوْا میں لام کے کسرہ سے ہے۔ ابن محیصن کیلئے مفردہ سے "ضُعْفًا ہے اور مبہج سے ضِعَافًا بضم الضاد و فتح العین، فاء کے بعد الف، آخر میں ہمزہ مفتوح بلاتنوین۔ حسن کے لئے "يُوْصِيْ دونوں بفتح الواؤ وکسر الصاد مشددۃً۔ حسن ومطوعی کے لئے "يُوَرِّثُ بفتح الواؤ وکسر الراء مشددۃً حسن کے لئے غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةٍ، بلاتنوین را ر وَصِيَّةٍ مجرور مُضَارٍّ کا مضاف الیہ ہوکر ابن محیصن کے لئے وَاَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ: ہمزہ کی حرکت نقل ہوکر میم کو ہمزہ حذف، اسی طرح ہر جگہ اِحدیٰ کا ہمزہ منقول ہوگا ماقبل کو اور ہمزہ کا حذف ہوگا جیسے اِنَّهَا لِاِحْدَى۔ حسن کے لئے مُحْصَنٰتٌ ہر بکسر الصاد نکرہ ہو یا معرفہ۔ حسن اور مطوعی کے لئے وَلَا تَقْتُلُوْا: وَلَا تُقَتِّلُوْا بضم تاء اولیٰ و فتح القاف وکسر التاء بالتشدید۔ مطوعی کے لئے نُصْلِيْهِ نَارًا اور نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ دونوں میں بفتح النون۔ مطوعی کے لئے يُكَفِّرُ اور يُدْخِلْكُمْ دونوں میں بیاء الغیب ہے۔ انھیں کے لئے "عَقَدَتْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بلا الف اور بتشدید القاف، انھیں کے لئے فِی الْمَضْجَعِ بحذفِ الف ہے۔ نیز جَارِ الْجَنْبِ بفتح الجیم وسکون النون حسن کے لئے یُضَعِّفُهَا، بسکون الضاد مع حذفِ الف ہے۔ مطوعی کے لئے سُکْرٰی: بضم السین واسکان الکاف حسن کے لئے اَنْ یُّضِلُّوْا السَّبِیْلَ بیاء الغیب یاء کے ضمہ سے۔ ابن محیصن کے لئے یُحَرِّفُوْنَ الْکَلَامَ بفتح اللام واثبات الف یہاں (مبہج سے) اور سورۂ مائدہ میں (مبہج اور مفردہ) دونوں سے شنبوذی کے لئے وَسَوْفَ یُؤْتِیْهِ، بالیاء حسن کے لئے فَلَقَتَلْتُمُوْهُمْ، بلاالف۔ حسن اور مطوعی دونوں کے لئے خَطَاءً دونوں حسن کے لئے فَلْتَقُمْ بکسر اللام نیز ان کے لئے اِلَّا اُنْثٰی، بجائے جمع کے واحد۔ ابن محیصن نے مبہج سے یَعِدُهُمْ بسکون الدال پڑھا ہے، اعمش نے اس میں موافقت کی ہے۔ مگر مفردہ سے دال کی حرکت میں اختلاس کیا ہے۔ حسن کے لئے اِلَّا مَنْ ظَلَمَ، بفتح الظاء واللام ہے۔ حسن کے لئے یَشْهَدُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ بضم الھمزہ وکسر الزاء ہے۔ حسن کے لئے فَسَیَحْشُرُهُمْ بالنون ہے۔

سورۃ المائدہ | حسن کے لئے "حُرُمٌ"، راء کے سکون سے، مطوعی کیلئے وَلَآ اٰمِّیْنَ الْبَیْتَ، بحذف النون، بیت کا مضاف وبکسر الْبَیْتِ الْحَرَامَ۔ اعمش کے لئے "وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ" بضم الیاء دونوں جگہ (یہاں اور ہود میں) حسن کے لئے عَلَی النَّصْبِ، نون کے فتحہ، صاد کے سکون سے ہے، نیز "مُکْلِبِیْنَ"، کاف کے سکون اور لام کی تخفیف سے ہے۔ مطوعی کے لئے "مُحْصَنِیْنَ" بفتح الصاد ہے۔ حسن کے لئے وَاَرْجُلَكُمْ" برفعِ لام ہے، ابن محیصن کے لئے "خَائِنَةٍ" خِیَانَةٍ ہے بکسر الخا اور الف سے پہلے یاء بغیر ہمزہ کے۔ حسن کیلئے فَیُقْبَلَ"، کے بجائے فَیُقْبَلُ بالیاء وفتح الباء مخففہ ورفع اللام نیز حسن کے لئے یٰوَیْلَتٰی، اور یٰحَسْرَتٰی اور یَا اَسَفٰی بکسر التاء والفا ہے اور بعد میں بجائے الف کے یاء ہے حسن کے لئے عَجَزْتُ بکسر الجیم ہے اسی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن کے لئے اَوْفَسَادًا منصوب ہے. حسن اور ابن محیصن کے لئے اَنْ یُّقْتَلُوْا اَوْ یُصَلَّبُوْا، او تُقَطَّعَ سکون اور تخفیف سے ہے، ابن محیصن کے لئے وَمُهَيْمِنًا میم ثانی کے فتحہ سے ہے. مطوعی کے لئے "اَفَحَكَمَ، حار اور کاف اور میم کے فتحہ سے ہے، مطوعی کے لئے تَنْقُبُوْنَ، بفتح القاف ہے جہاں کہیں آئے. حسن کے لئے مَثُوْبَةً بسکون الثار و فتح الواو ہے. حسن کے لئے "وَعَبَدَ الطَّاغُوْتِ، بار کے سکون دال کے فتحہ اور طَاغُوْتِ کے کسرہ سے ہے. شنبوذی کیلئے عین اور بار کے ضمہ اور دال کے فتحہ سے طَاغُوْتَ کے کسرہ سے ہے. ابن محیصن کے لئے "وَالصَّابِئُوْنَ: واؤ کے بجائے یار سے ہے. حسن کے لئے وَطُعْمُهٗ بضم الطار و سکون العین بلا الف ہے. ایسے ہی لَا يَضُرْكُمْ ہے. نیز اَلْاَوَّلَانِ تثنیہ ہے اول کا. مطوعی کے لئے وَتَعْلَمُ اَنْ نون کے بجائے تار سے ہے (اور تار کے کسرہ سے) نیز تَكُوْنُ لَنَا: بحذف واؤ و سکون سے تَكُنْ ہے. ابن محیصن کے لئے لِاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا ہے اول اور آخر کا مؤنث. نیز وَاٰيَةً مِّنْكَ: کے بجائے انھیں کے لئے. وَاِنَّهٗ مِنْكَ ہے.

سورۃ الانعام | ابن محیصن (مفردہ) کے لئے ثُمَّ قَضٰى کے بجائے لِيَقْضِيَ ہے. نیز (مفردہ سے) وَلَلَبَسْنَا: ایک لام سے اور بار کی تخفیف سے اور منہج سے ایک لام سے اور بار کی تشدید سے ہے اور لام بھی لام کے ساتھ مدغم ہو کر مشدد ہے. وَيَلْبِسُوْنَ بضم الیار و فتح اللام اور بار کے کسرہ سے مع التشدید ہے. حسن اور مطوعی کے لئے وَلَا يَطْعَمُ بفتح الیار ہے. مطوعی کے لئے وَلَوْ رُدُّوْا بکسر الرار رُدُّوْا ہے. حسن کے لئے بَغْتَةً: جہاں کہیں آئے بفتح الغین ہے. ابن محیصن کے لئے هَلْ يُهْلَكُ بفتح الیار و کسر اللام ہے. حسن کے لئے فَتَنَّا: تار کی تشدید سے ہے، اور وَلِيَسْتَبِيْنَ بسکون لام مع التذکیر ہے. نیز مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ: قاف کے نصب سے ہے. مطوعی کے لئے اَلشَّيْطٰنُ فِي الْاَرْضِ واحد ہے. حسن کے لئے فَيَكُوْنَ

www.kitabosunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالنصب ہے۔ حسن کے لئے فِی الصُّوَرِ بفتح الواو جہاں بھی آئے۔ انھیں کے لئے یَرْفَعُ اور یَشَاءُ دونوں فعلوں میں یا رغیب سے ہے، اور دَرَجٰتٍ بلاتنوین ہے۔ نیز حَقَّ قَدْرِہٖ بفتح الدال ہے۔ صَلٰوتِہِمْ بالجمع ہے۔ مطوعی کے لئے خَلَقَ ہے بفتح اللام والقاف بغیر الف کے (بجائے فَلِقُ کے) اور اَلْحَبَّ منصوب ہے اور ایک وجہ میں فَلِقَ الْاِصْبَاحِ پڑھا ہے حسن کے لئے اَلْاَصْبَاحِ بفتح الھمزہ ہے ابن محیصن کے لئے اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ دونوں کا رفع ہے۔ حسن کے لئے فَمُسْتَقِرٌّ بضم التاء وکسر القاف ہے مطوعی کے لئے یَخْرُجُ مِنْہُ حَبٌّ مُتَرَاكِبٌ ہے یعنی بفتح الیاء و ضم الراء اور حَبَّ اور مُتَرَاكِبُ کے رفع سے۔ (اتحاف میں یُخْرَجُ بصیغۂ مجہول بتلایا گیا ہے اور یہ وجہ اکثر کتب کے خلاف ہے، ممکن ہے یہ کوئی دوسری وجہ ہو) انھیں کے لئے "قِنْوَانٌ" بضم القاف ہے۔ حسن اور مطوعی کے لئے وَجَنّٰتٌ بالرفع ہے۔ ابن محیصن کے لئے وَيَنْعِهٖ بضم الیاء ہے۔ حسن کے لئے ذُرِّيَّتُ بضم الراء وفتح السین وسکون التاء ہے۔ اعمش کے لئے "وَلِيُبَيِّنَهٗ" بالیاء ہے۔ مطوعی کے لئے "وَتُقَلِّبُ" تاء مضمومہ اور لام کے فتحہ سے اور اس کے بعد کے دونوں کلمات بالرفع وَاَفْـِٕدَتُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ۔ اعمش کے لئے وَيَذَرُهُمْ یاء سے اور راء کے جزم سے ہے۔ حسن کے لئے وَلْيَقْرَءُوْا، لام کے سکون سے دونوں میں نیز مَنْ يُّضِلُّ، یاء کے ضمہ سے۔ مطوعی کے لئے يَصَّعَّدُ اس میں دوسری وجہ ان کی يَتَصَعَّدُ یاء کے بعد تاء سے۔ صاد کی تخفیف اور عین کی تشدید سے۔ حسن کے لئے "حِجْرٌ" یہاں سورۂ فرقان میں بضم الحاء وسکون الجیم۔ حسن کیلئے ایک وجہ حاء کے فتحہ اور جیم کے سکون سے بھی۔ مطوعی کیلئے حاء اور جیم دونوں کا ضمہ۔ مطوعی کے لئے خَالِصَةٌ صاد کے ضمہ اور حاء کے ضمہ کے ساتھ (خَالِصُهٗ)۔ حسن کے لئے ذِيْ ظُفُرٍ، بسکون الفاء ہے حسن اور شنبوذی کے لئے عَلَى الَّذِيْ اَحْسَنُ برفع النون ہے۔ ابن محیصن کے لئے (مفردہ) اَنْ تَقُوْلُوْا، اَوْ تَقُوْلُوْا، دونوں میں بیاء رغیب ہے۔ اعمش کیلئے عَشْرُ اَمْثَالِهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ایک وجہ میں) عَشْرٌ، بالتنوین، اَمْثَالَهَا بالنصب، حسن کے لئے وَنُسُكِيْ بسکون السین

سورۃ الاعراف مطوعی کے لئے مَدٌّ وَمَّا، ہمزہ کی حرکت نقل ہوکر ذال کو اور ہمزہ کا حذف فی الحالین۔ حسن کے لئے سَوْاٰتِهِمَا، سَوْاٰتِكُمْ واحد ہے جہاں بھی آئے نیز يَخِصِّفَانِ بکسر الیاء والخاء والصاد مع التشدید، نیز حسن کے لئے قَرِيْبًا شَا ہے۔ مطوعی کے لئے حَتّٰٓى اِذَا تَدَارَكُوْا، ہمزۂ وصلی کے بجائے تاء مفتوحہ ہے اور دال مخفف ہے۔ حسن کے لئے لَا يَفْتَحُ، یاء مفتوحہ، فاء ساکنہ اور تاء مخففہ سے اور اَبْوَابَ منصوب ہے۔ مطوعی کے لئے ایک وجہ تو حسن کی طرح ہے، اور وجہ ثانی تاءِ مفتوحہ سے یاء کی جگہ (لَا يَفْتَحُ) ابنِ محیصن کے لئے "اَلْجُمَّلُ، بضم الجیم و تشدید المیم۔ ابن محیصن کے لئے بِكِتَابٍ فَضَّلْنَاهُ" بالضاد ہے۔ حسن کے لئے فَنَعْمَلُ، لام کے رفع سے ہے، ابنِ محیصن کیلئے اِلَّا نُكْدًا بسکون الکاف، نیز انہوں نے مفردہ سے مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ راء کے نصب سے پڑھا ہے جہاں بھی آئے۔ اعمش کے لئے لفظ "ثَمُوْدَ" بالتنوین ہے جہاں بھی آئے خواہ بحالتِ رفع ہو یا بحالتِ جر۔ حسن کے لئے یہاں بطور خاص وَتَنْحِتُوْنَ" بفتح الحاء مع الالف ہے۔ حسن اور ابنِ محیصن لَاَقْطَعَنَّ وَلَاُصَلِّبَنَّكُمْ بفتح الہمزہ وسکون القاف والصاد وتخفیف الطا واللام دونوں میں، طاء کے فتح سے اول میں، اور لام کے ضمہ سے ثانی میں۔ اسی طرح دونوں حضرات سورۂ طٰہٰ اور شعراء میں پڑھتے ہیں، (بعض نے لَاُصَلِّبَنَّكُمْ، لام کے کسرہ (باب ضَرَبَ يَضْرِبُ) سے بتایا ہے دونوں حضرات کے لئے قاموس نے نصر اور ضرب دونوں سے ذکر کیا ہے، ممکن ہے دونوں کے لئے اس لفظ میں دونوں روایتیں ہوں) حسن کے لئے وَيَذَرُكَ برفع الراء ہے۔ حسن وابن محیصن نے اِلٰهَتَكَ کو اِلٰهَتَكَ بکسر الہمزہ بلاالف و فتح لام مع الالف پڑھا ہے۔ حسن کے لئے يُوَرِّثُهَا و اؤ کے فتح راء کی تشدید سے ہے۔ نیز طٰٓئِرُهُمْ کو طَيْرُهُمْ طاء کے بعد یاء ساکنہ سے بغیر الف و بغیر ہمزہ کے ہے۔ اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح ہر ایسے کلمہ میں انکی یہی قرارت ہے۔ نیز وَالْقُمَّلَ کو بفتح القاف وسکون المیم پڑھتے ہیں۔ مطوعی کے لئے وَبِكَلِمِيْ بکسر الکاف بغیر الف ہے (وَبِكَلِمِيْ) ابنِ محیصن کے لئے فَلَا تَشْمَتْ اور اَلْاَعْدَاءُ برفع الهمزہ ہے۔ حسن کے لئے مَنْ اَسَاءَ رسین بے نقطہ والی اور ہمزہ مفتوحہ سے (لیکن صاحب اتحاف، دانی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ یہ وجہ حسن سے منسوب صحیح نہیں ہے) مطوعی کے لئے مَارَزَقْتُكُمْ بالتاء المضمومہ بغیر الف (بصیغہ واحد متکلم) نیز ان کے لئے لَا يَسْبِقُوْنَ: یاء کے فتحہ اور باء کے ضمہ سے، حسن کے لئے یاء کے ضمہ اور باء کے کسرہ سے، حسن کے لئے بِئْسَ، باءِ مکسورہ وہمزۂ ساکنہ وسینِ مفتوحہ بلا تنوین۔ حسن کے لئے وُرِّثُوا الْكِتَابَ بضم الواؤ وتشدید الراء۔

سورۃ الانفال | حسن کے لئے "دُبُرَهٗ" بسکون الباء ہے۔ اسی طرح سورۂ یوسف میں لفظ "قُبُلٍ، دُبُرٍ" کو بھی۔ مطوعی کے لئے "اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ" مرفوع ہے اسی طرح آپنے "وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ: میں يَكُوْنُ کو مرفوع پڑھا ہے۔ حسن کے لئے "فَتَفْشَلُوْا: بکسر الشین ہے مطوعی کے لئے وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ" بسکون الباء ہے مطوعی کے لئے فَشَرِّدْ بالذال ہے۔ ابنِ محیصن کے لئے لَا يُعْجِزُوْنِ، بکسر النون مع التخفیف والتشدید واثباتِ یاء وحذف الیاء۔ مفردہ سے ایک ہی وجہ ہے یعنی بکسر النون مع التخفیف مع حذف الیاء، مبہج سے چار وجہ۔ حسن کے لئے رِبَاطِ" بضم الراء والبا بلا الف ہے (رُبُطِ) نیز تُرْهِبُوْنَ" بیاء غیب ہے حسن ومطوعی کے لئے "اَخَذَ مِنْكُمْ" بفتح الهمزہ والخاء ہے۔ شنبوذی کے لئے "وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ" بالثاء ہے۔

سورۃ التوبہ | حسن کے لئے "بَرِيْءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ نیز عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ" میں مِنْ کے نون کسرہ ہے۔ نیز حسن کے لئے اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْءٌ" میں اِنَّ بکسر الهمزہ ہے۔ نیز "وَيَتُوْبَ" بنصب الباء ابنِ محیصن کے لئے مَسٰجِدَ اللّٰهِ دونوں جگہ واحد مَسْجِدَ ہے حسن کے لئے "وَعَشَائِرُكُمْ: حسن ہی کے لئے "يَوْمَ يُحْمٰى" تا سے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطوعی کے لئے "اِنَّا قَلْتُمْ" "تَنَاقَلْتُمْ" تار سے اس کے بعد تار مخفف ہے بغیر ہمزۂ وصلی کے
انھیں کے لئے "تُقْبَلَ" بالنون نَقْبَلَ ہے اور نَفَقَتُهُمْ واحد ہے، بنصب التار ہے
(نَفَقَتَهُمْ) انھیں کے لئے "يُكَثِّرُكَ" ہے بضم الیار وفتح اللام وکسر المیم مع التشدید۔
حسن کے لئے "اُذُنُ خَيْرٍ" بتنوین نون ورفع خیر۔ نیز وَبِمَا كَانُوا يُكَذِّبُوْنَ"
بضم الیار وفتح الکاف مع تشدید الذال ہے اسی طرح كَذَّبُوا اللّٰهَ بتشدید الذال۔ نیز
تُطَهِّرُهُمْ بجزم الراء ہے نیز اَلَمْ تَعْلَمُوْا بجائے یار کے تارِ خطاب سے ہے۔ مطوعی کے
لئے لِمَنْ حَارَبُوا اللّٰهَ بار کے بعد واؤ سے نیز غَلْظَةً بفتح الغین ہے۔ ابن محیصن کے
لئے مِنْ اَنْفُسِكُمْ" بفتح الفاء ہے (مبہج سے) نیز رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمُ اس طرح کے
اور مقامات یعنی قَدْ اَفْلَحَ میں اَلْعَرْشِ الْعَظِيْمُ، اَلْعَرْشِ الْكَرِيْمُ، نمل میں اَلْعَرْشِ الْعَظِيْمُ
—— میں میم کو رفع ربُّ کی صفت کے بطور۔

سورہ یونس علیہ السلام | ابن محیصن "اَنَّ الْحَمْدَ" کو اَنَّ بتشدید النون اور اَلْحَمْدَ
دال کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ حسن کے لئے "وَلَا اَدْرَاكُمْ" الف کی جگہ ہمزۂ ساکنہ
اور اس کے بعد تار مضمومہ ہے (وَلَا اَدْرَأْتُكُمْ) حسن کے لئے "وَاَزَّيَّنَتْ" ہمزۂ قطعی
مفتوح، زار ساکنہ اور یا مخففہ کے ساتھ اور مطوعی کے لئے وَتَزَيَّنَتْ ہے بتار مفتوحہ
مع فتحۂ زار وتشدید الیار۔ حسن کے لئے "كَمْ يَغْنَ" بالیار۔ حسن ومطوعی کے لئے قَتْلٌ"
بسکون التار ابن محیصن والمطوعی نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ: بالیار۔ حسن کیلئے وَاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ، بالیار، نیز فَلْيَفْرَحُوْا" کسرۂ لام وتار خطاب سے۔ مطوعی کے لئے بِهِ السِّحْرُ"
لام تعریف کے بغیر اور تنوین کے ساتھ (بِهٖ سِحْرٌ) حسن کے لئے "وَجَاوَزْنَا، وَجَوَّزْنَا
بلا الف وتشدید واؤ سے نیز "فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ" ہمزہ وصلی سے مع تشدید تا۔

سورہ ھود علیہ السلام | ابن محیصن کے لئے "يُمَتِّعْكُمْ" بسکون المیم و
تخفیف التار (يُمْتِعْكُمْ) نیز "وَاِنْ تَوَكَّوْا" تار، واؤ اور لام تینوں کو ضمہ (تُوَلُّوْا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز "یَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا" یا کو ضمہ دیتے ہوئے بعد کے دونوں لفظوں کو مرفوع پڑھتے ہیں۔ مطوعی کے لئے "اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ" ہمزہ کے فتح سے۔ حسن اور مطوعی کے لئے "نُوْفِّ" یا سے ہے حسن کے لئے "مِرْيَةٍ" جہاں بھی آئے بضم المیم ہے۔ حسن کے لئے "مُجْرِيْهَا وَمُرْسٰهَا" دونوں لفظوں کی دونوں میم کو مضموم، را کو مکسور اور یا ساکنہ کے ساتھ، مطوعی کے لئے دونوں میں میم کو فتحہ اور دونوں لفظوں کے امالہ سے۔ مطوعی کے لئے "يٰبُنَيَّ" باسکان یا۔ نیز "اَلْجُوْدِيِّ" میں بھی ان کیلئے ایسے ہی اسکانِ یا ہے۔ اعمش کے لئے "قَالُوْا سِلْمٌ، قَالَ سِلْمٌ" یہاں اور سورۂ ذاریات میں سین کے کسرہ لام کے سکون اور الف کے حذف سے نیز دونوں مرفوع ہیں۔ مطوعی کے لئے "بَعْلِيْ شَيْخٌ" رفع کے ساتھ ہے۔ حسن کے لئے "بَقِيَّتُ اللّٰهِ" با کے بجائے تا ر ہے۔ حسن کے لئے "شَقُوْا" بضم الشین ابن محیصن کے لئے "لَيُوَفِّيَنَّهُمْ" بسکون الواو و تخفیف الفا۔ مطوعی کے لئے "وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا" اِنْ کے نون کی تخفیف اور كُلٌّ کے رفع سے، اور لَمَّا مشدد۔ حسن اور ابن محیصن کے لئے (مفردہ سے اور دو وجہوں میں سے ایک وجہ مبہج سے) "نُزُلًا" باسکان اللام، اور مبہج سے وجہ ثانی اسی طرح مگر فا کی تنوین مبدل من الالف وقفاً و وصلاً۔

سورۂ یوسف علیہ السلام

حسن کے لئے دونوں جگہ "غَيٰبٰتِ" بکسر الغین و سکون الیا، مع فتحۂ با ہے (غَيْبَةِ) نیز "يَلْتَقِطْهُ" بتا ر تانیث ہے۔ مطوعی کے لئے "لَا تَاْمَنَّا" دونوں سے پہلا مضموم، دوسرا مفتوح۔ ابن محیصن کے لئے "يَرْتَعْ" (مبہج سے) بضم الیا، وکسر التا، وجزم العین ہے۔ (يَرْتَعِ) حسن و مطوعی کے لئے "عِشَآءً" بضم العین ہے۔ حسن کے لئے "كَذِبٍ" بالدال ہے (دال مہملہ سے) ابن محیصن کے لئے "هَيْتَ لَكَ" میں پانچ وجوہ ہیں تین تو مبہج سے ہا کے کسرہ تا کے فتحہ سے۔ ہا کے فتحہ و تا کے کسرہ ہا کے کسرہ و تا کے ضمہ سے، یہ تینوں وجوہ یا کے ساتھ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دو وجہیں مفردہ سے ۱ ھار اور تار کے کسرہ سے ہمزہ کے ساتھ ۲ ھار و تار کے کسرہ یا رسے۔ حسن کیلئے "رَاقِیَۃٌ": بالالف بلا ہمزہ۔ حسن کے وابن محیصن کے لئے "قَدْ شَغَفَهَا" عین مہملہ سے۔ حسن کے لئے "مُتَّكَـًٔا" کاف کے بعد الف (پس مدّ متصل ہو جائے گا۔ مطوعی کے لئے "مُتْكَـًٔا" تار کے اسکان کے ساتھ ہے۔ حسن کے لئے "حَاشَ الْاِلٰه": بجائے لِلّٰهِ کے نیز حسن کے لئے "لَيَسْجُنُنَّهُ" بجائے یار کے تار کے ساتھ۔ مطوعی کے لئے "اَبَاىٌ" ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے مطلقاً (وقفاً و وصلاً) حسن کے لئے "وَذَّكَرَ" بالذال۔ نیز "بَعْدَ اُمَّةٍ" کو اَمَهٍ پڑھتے ہیں۔ نیز "اَنَا اُنَبِّئُكُمْ" کو اُتِيْكُمْ پڑھتے ہیں۔ نیز "حَصْحَصَ" کو پہلی حار کے ضمہ اور دوسری حار کے کسرہ سے حُصْحِصَ پڑھتے ہیں۔ مطوعی کے لئے "خَيْرٌ حَافِظٍ" راء پر بغیر تنوین اور ظار کے کسرہ منونہ سے ابن محیصن کے لئے "تَاللّٰهِ" بار سے (بِاللّٰهِ) ہے ہر جگہ۔ حسن کے لئے "وِعَاءَ" دونوں جگہ بضم الواؤ ہے۔ نیز "حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا" بالیا اور حُرُضًا حار اور راء کا ضمہ، نیز "وَحُزْنِىْ" بفتح حار والزار۔ نیز "رُوْحِ اللّٰهِ" دونوں جگہ بضم الرار۔ ابن محیصن کے لئے "فَنُجِّىَ" نون کے فتحہ اور جیم کے فتحہ مع التخفیف اس کے بعد الف سے (فَنَجَا)

سورۃ الرعد

حسن کے لئے "يُدَبِّرُ" بالنون ہے علمار قرآءت نے تو اسی لفظ میں بالنون بیان کیا ہے لیکن ابوحیان اور صاحب روح المعانی، علامہ دانی سے نقل کرتے ہوئے "يُفَصِّلُ" میں بھی بالنون کے قائل ہیں۔ نیز "قِطَعًا مُتَجَاوِرَاتٍ وَجَنَّاتٍ" تینوں کلمات کو منصوب پڑھتے ہیں، تیسرے کلمہ میں مطوعی بھی موافق ہیں۔ حسن و مطوعی کے لئے "بِقَدَرِهَا" بسکون الدال ہے۔ ابن محیصن کے لئے "وَحُسْنَ مَاٰبٍ" بفتح النون۔ اعمش کے لئے "وَصَدُّوْا" یہاں اور سورۂ غافر میں بکسر الصاد۔ حسن و مطوعی کے لئے "وَمَنْ عِنْدَهٗ" بکسر المیم والدال ہے۔ (ومِنْ عِنْدِهٖ)

سورۂ ابراھیم علیہ السلام

حسن کے لئے "وَيُصَدُّوْنَ" بضم الیار و کسر الصاد

www.KitaboSunnat.com

مطوعی کے لئے "بِمَسْكِنِ" لام کے فتحہ، سین کے اسکان بغیر الف کے، ابن محیصن کے لئے "وَاسْتَفْتَحُوْا" تا ثانی کے کسرہ سے، حسن کے لئے "وَادْخُلَ" لام کے رفع سے۔ حسن و اعمش کے لئے "وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ" لام کی تنوین سے، ابن محیصن کے لئے "وَهَبَنِيْ" لام کے بجائے نون سے۔ حسن کے لئے "يُؤَخِّرُهُمْ" یا کے بجائے نون سے۔

سورۃ الحجر ابن محیصن کے لئے "مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ" دونوں سے، اولیٰ مضمومہ، ثانیہ ساکنہ، زا کو کسرہ مع التخفیف، اَلْمَلٰٓئِكَةَ منصوب۔ مطوعی کے لئے "يَعْرِجُوْنَ" بکسر الراء۔ حسن کے لئے "اَلْجَاۗءَتْ" جہاں بھی آئے جیم کے بعد بجائے الف کے ہمزہ مفتوحہ۔ نیز "لَا تُوْجَلْ" بضم التاء مطوعی کے لئے لَا يَتَجَلْ بکسر التاء اور بجائے واؤ کے یا۔ اعمش کے لئے "مِنَ الْقٰنِطِيْنَ" بغیر الف کے۔ مطوعی کے لئے "اِنَّ دَابِرَ" ہمزہ کے کسرہ سے۔ نیز "سُكْرَتِهِمْ" بضم السین۔ حسن کے لئے "يَنْحَتُوْنَ" بفتح الحاء۔ یہاں بھی اور سورۂ شعراء میں، مطوعی کے لئے "هُوَ الْخَالِقُ" بصیغۂ اسم فاعل۔

سورۃ النحل حسن کے لئے "وَبِالنَّجْمِ" یہاں اور سورۂ النجم میں نون کے ضمہ اور سکونِ جیم سے (وَبِالنُّجْمِ) ابن محیصن کے لئے "عَلَيْهِمُ السُّقُفُ" سین اور قاف دونوں کے ضمہ سے، حسن کے لئے "شُرَكَاءَ الَّذِيْنَ" بغیر ہمزہ کے جہاں بھی آئے یا پر فتح (بعض حضرات نے یا پر کسرہ کی صراحت کی ہے، جیسے ابن الجزری، القباقبی، اور المتولی، ممکن ہے دونوں روایتیں ہوں) ابن محیصن (مفردہ سے) "يُوَجِّهُهُ" تاء الخطاب، حسن کیلئے "اِلِّسَانُ الَّذِيْ" الف لام تعریف کے ساتھ ہے۔ نیز "لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفَ" فا کے نصب سے لِبَاسَ پر عطف کرتے ہوئے، نیز "اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ" کَذِب کے جر سے۔ حسن اور مطوعی کے لئے "جَعَلَ السَّبْتَ" جیم اور عین کے فتحہ سے۔ اور اَلسَّبْتَ نصب سے ہے۔

سورۃ الاسراء حسن کے لئے "لِنَرِيَهٗ" نون اور راء کے فتحہ بعدہٗ الف (مفسرین نے حسن کے لئے ایک دوسری وجہ بیان کی ہے وہ یہ کہ لِيُرِيَهٗ یا کو ضمہ راء کو کسرہ بعدہٗ یا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مفتوحہ، ممکن ہے حسن کے لئے دو روایتیں ہوں۔ اول کو علماء قرآءت نے اور ثانی کو علماء مفسرین (ابو حیان اور آلوسی وغیرہ) نے بیان کیا ہو۔ وجہِ ثانی پر آیتِ کریمہ میں چار التفاتات ہیں۔ اوّل غیبت سے تکلم کی طرف (اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ ــــ بَارَکْنَا)، دوم تکلم سے پھر غیبت کی طرف (بَارَکْنَا ــــ لِنُرِیَہٗ)، پھر غیبت سے تکلم کی طرف (لِنُرِیَہٗ، اٰیٰتِنَا) پھر تکلم سے غیبت کی طرف (اٰیٰتِنَا ــــ اِنَّہٗ ھُوَالسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ)..... حسن کے لئے عِبَادًا لَّنَا، عَبِیْدًا ہے۔ نیز "خَلٰلَ الدِّیَارِ"، خاء اور لام کا فتحہ بلا الف۔ مطوعی کے لئے "وَقَضٰی رَبُّکَ"، الف کے بعد ہمزۂ مضمومہ رَبٌّ کی بار مجرور۔ حسن کے لئے "اَلْمُبْذِرِیْنَ"، باسکان الباء و تخفیف الذال۔ مگر اہلِ لغت کے اعتبار سے غالباً حسن کے لئے اَلْمُبَاذِرِیْنَ کی قرآءت ہوگی مگر اس قرآءت سے علماء مفسرین نے تعرض نہیں کیا ہے۔ نیز "خَطْأً"، بفتح الخاء و سکون الطاء ہے۔ نیز "وَلَقَدْ صَرَّفْنَا"، بتخفیف الراء۔ مطوعی کے لئے "بَشَّتْ لَہٗ"، فعل ماضی ہے۔ اسی طرح "وَیُخَوِّفُھُمْ"، بالیاء ہے۔ حسن کے لئے "ثُمَّ لَا یَجِدُوْا"، دوسرا والا، بالیاء ہے۔ نیز "یَدْعُوْا کُلَّ"، بالیاء اور کُلٌّ مرفوع ہے اور "بِاِمَامِھِمْ"، کی جگہ بِکِتَابِھِمْ ہے (یہ وجہ تو علماءِ قرآءت نے نقل کیا ہے۔ لیکن علماءِ تفسیر نے اس آیت کی قرآءتِ شاذہ کچھ اور ہی نقل کیا ہے، یعنی مجاہد پڑھتے ہیں "یَدْعُوْا کُلَّ"، اور یہ کہ حسن کے لئے دو روایتیں ہیں۔ ۱؎ یَدْعٰی کُلٌّ، ۲؎ یَدْعُوْا کُلَّ) حسن کے لئے "مَدْخَلَ"، دونوں میم کے فتحہ سے۔ ابنِ محیصن کے لئے "فَرَّقْنَاہُ"، بتشدید راء۔

سورۃ الکہف حسن و ابنِ محیصن کے لئے "کَبُرَتْ کَلِمَۃً"، تاء کے رفع سے حسن کے لئے "وَنُقَلِّبُھُمْ"، تاء کے فتحہ، قاف کے سکون مع تخفیف لام حسن کے لئے "غُلِبُوْا"، ابن محیصن کے لئے (مبہج سے) "وَخَمْسَۃٌ"، میں دو وجہ ہے ۱؎ بکسرۂ میم مع فتحۂ خاء ۲؎ دونوں کو کسرہ حسن کے لئے "تِسْعًا"، یہاں اور سورۂ صٓ میں "تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ"، تاء کے فتحہ سے نیز "وَلَا تُعَدِّ"، بضم تاء و فتحۂ عین، اور دال کے کسرہ مع التشدید۔ اور "عَیْنٰکَ"، منصوباً، ابن محیصن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے "وَاسْتَبْرَقَ"، بہمزۂ وصلی و فتح قاف بغیر تنوین، اعمش کے لئے "وَفَجَّرْنَا" بتخفیف الجیم حسن کے لئے "لٰكِنْ"، نون کی تخفیف سے اور لفظ "اَنَا" کی زیادتی سے یہی اس لفظ کی اصل بھی ہے۔ ابن محیصن کے لئے "تَسِيْرُ الْجِبَالُ"، تار کے فتحہ، سین کے کسرہ یار کے سکون سے (اس طرح کی قرآءت متواتر سورۂ طور میں) "وَتُسَيِّرُ الْجِبَالُ سَيْرًا"، ہے حسن کے لئے "عَضَدًا"، ضاد کے فتحہ سے، نیز "لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا"، تار کے ضمہ غین کے فتحہ مع تشدید راء مع الکسر (اَهْلَهَا) لام کے نصب سے ابن محیصن اور مطوعی کے لئے "اَنْ يُّضِيْفُوْهُمَا"، بکسر الضاد بتخفیف یار۔ مطوعی کے لئے "اَنْ يَّنْقَضَّ"، بضم یار و تخفیف ضاد حسن و ابن محیصن کے لئے "مَطْلَعِ الشَّمْسِ" لام کے فتحہ سے۔ ابن محیصن کے لئے "اَفَحَسِبَ"، سین کے سکون اور بار کے ضمہ سے، ابن محیصن اور مطوعی کے لئے "بِمِثْلِهٖ مَدَدًا"، بکسرۂ میم اور دونوں دالوں کے مابین الف۔

سورۂ مریم علیہا السلام | حسن کے لئے "كٓهٰيٰعٓصٓ"، بضم الھاء صاحب البحر حسن کے لئے کاف اور یا میں ضمہ نقل کرتے ہیں۔ بعض مصنفین قرآءت کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ حسن خالص ضمہ سے "ھو" پڑھتے تھے۔ لیکن علماء کی جماعت نے اسے مستبعد قرار دیتے ہوئے انکار کیا ہے، علماء کی تصریحات سے پتہ چلتا ہے کہ ضمہ خالص سے مراد واؤ سے اقلاب و ابدال نہیں ہے۔ دانی اور نحاس کہتے ہیں کہ اس سے مراد ایسے الف کی ادائیگی ہے جس کا میلان قدرے واؤ کی طرف ہو اور رازی اور صاحب "الافادۃ المقنعۃ"، تو اس سے خالص الف مفتوحہ (فتحہ خالصہ بلاشائبۂ امالہ) مراد لیتے ہیں۔ حسن کے لئے "عَلَيَّ هَيِّنٌ"، یار کے کسرہ سے (جیسے امام حمزہ کی قرآءت ہے بِمُصْرِخِيَّ سورۂ ابراھیم) نیز "وَبَرًّا"، دونوں جگہ بار کے کسرہ سے۔ نیز "فَاَجَاهَا"، ہمزۂ ثانیہ کے حذف سے مطوعی کے لئے "مِنْسِيًّا"، میم کے کسرہ سے۔ نیز تَنْتَرُوْنَ بالتار ہے۔ حسن کے لئے "اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ"، جمع سے بکسرۂ تار۔ حسن کے لئے "جَنَّةُ عَدْنٍ"، واحد شنبوذی کے لئے بالجمع۔ مع رفع تار۔ مطوعی کے لئے واحد مگر بالنصب۔ ابن محیصن کے لئے "اِذَا يُتْلٰى"، بالیا، حسن کے لئے "يُحْشَرُ الْمُتَّقُوْنَ"،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا رمضمومہ سے مع رفعِ اَلْمُتَّقُوْنَ۔ اسی طرح ''وَیُسَاقُ''، بجائے وَنَسُوْقُ کے۔

سورۂ طٰہٰ حسن کے لئے ''طٰهٰ''، ھا کے اسکان سے بغیر الف کے، اعمش و حسن کے لئے ''طِوًی''، بکسر الطاء مع التنوین۔ ابنِ محیصن کے لئے ''اَنْ یَّفْرُطَ''، یا ر کے ضمہ راء کے فتحہ سے۔ مطوعی کے لئے ''خَلَقَهٗ''، لام کے فتحہ سے، حسن و ابن محیصن کے لئے ''لَا یُضِلُّ رَبِّیْ''، یا ر کے ضمہ سے۔ حسن کے لئے ''سُوًی''، بضم السین بلا تنوین۔ حسن مطوعی کے لئے ''یَوْمَ الزِّیْنَةِ''، میم کے نصب سے، حسن کے لئے ''وَعُصِیَّهُمْ بضم العین۔ جہاں بھی آئے، نیز ''یَسًا''، یا ر کے سکون سے مطوعی کے لئے۔ ''فَغَشِّهُمْ مِنَ الْیَمِّ مَا غَشِّهُمْ''، شین مشددہ کے فتحہ سے۔ اس کے بعد الف مالہ۔ حسن کے لئے ''هُمُ الْاُلٰٓی''، آخری ہمزہ کی تسہیل سے نیز ''وَاَنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ''، اَنَّ کے ہمزہ کے فتحہ سے مطوعی کے لئے ''بَصِرْتُ''، صاد کے کسرہ سے ''بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا''، تا ر مکسورہ اور صاد کے فتحہ سے۔ حسن کے لئے ''فَقَبَضْتُ قَبْضَةً''، صادِ بے نقط سے دونوں میں اور دوسرے میں قاف کے ضمہ سے، مطوعی کے لئے ''ظِلْتَ''، ظا ر کے کسرہ سے۔ حسن کے لئے ''وَیُحْشَرُ الْمُجْرِمُوْنَ''، یاءِ مضمومہ سے، اَلْمُجْرِمُوْنَ بالواؤ۔ نیز ''یَخِصِّفَانِ خاء کے کسرہ صاد کی تشدید سے۔ نیز ''وَاَطْرَافِ''، بکسر الفاء ہے۔

سورۃ الانبیاء ع۱ حسن کے لئے ''یَنْشُرُوْنَ''، یا ر کے فتحہ، شین کے ضمہ سے۔ ابنِ محیصن کے لئے ''لَا یَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ''، بالخلف قاف کے ضمہ سے (مفردہ سے) مبہج سے دو وجہیں ہیں دو میں سے ایک وجہ یہ ہے۔ اعمش کے لئے ''رُغْبًا وَّرُهْبًا''، دونوں را ر پر ضمہ۔ حسن کے لئے ''اُمَّةٌ وَّاحِدَةٌ''، دونوں میں رفع ابن محیصن کے لئے (مبہج سے) دو میں سے ایک وجہ اور مفردہ سے بلا خلاف ''حَصَبُ جَهَنَّمَ''، اسکانِ صاد سے۔ حسن کے لئے ''اَلسِّجِلِّ''، جیم کے سکون اور لام کی تخفیف سے۔

سورۃ الحج ع۱ مطوعی کے لئے ''اِنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ''، دونوں میں بکسر ہ ہمزہ

16841

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن کے لئے "اَلْبَعْثِ" عین کے فتحہ سے اسی طرح ان کے لئے "ثَانِیَ عَطْفِہٖ" عین کے فتحہ سے ہے۔ ابنِ محیصن کے لئے (مبہج) "خَاسِرَ" اسم فاعل ہے۔ حسن کے لئے "یُصَهَّرُ" صاد کے فتحہ اور ھا کی تشدید سے۔ نیز "وَمَنْ یُّرِدْ اِلْحَادَهٗ" فیہ کے حذف، ساتھ ہی بار بھی محذوف دال کے فتحہ اور ھا کے ضمہ سے ابنِ محیصن کے لئے (مفردہ سے) "وَاَذِنَتْ" بالالف اور ذال کی تخفیف سے (القراءات الشاذۃ قاضی عبدالفتاح اسی طرح ہے، مگر اتحاف اور المحتسب لابن جنی میں اس لفظ کی قرآءت ابن محیصن کے لئے اس طرح ہے ــــ ابنِ محیصن کے لئے المفردہ سے "اَذِنَ" بصیغہ ماضی ہے، اور حسن کے لئے "بِالْحَجِّ" بکسر الحاء ہے۔ اتحاف ج۲ ص۲۷۴، المحتسب ج۲ ص۷۸) حسن کے لئے "فَتَخْطَفُهُ" خاء اور طاء کے کسرہ اور طاء کی تشدید سے۔ مطوعی کے لئے خاء کا فتحہ، طاء کا کسرہ مع التشدید اور فاء کے نصب سے (فَتَخَطِّفَهُ) ابنِ محیصن کے لئے مفردہ سے بلا خلاف اور مبہج سے بالخلاف "وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ" نون کے اثبات اور اَلصَّلٰوةَ منصوب حسن کے لئے "وَالْبُدُنَ" بضم الدال۔ نیز "صَوَافِنَ" فاء کی تخفیف مع الکسرہ، اور بعد میں یاء مفتوحہ۔

سورۃ المؤمنون مطوعی کے لئے "سِیْنَا" بلا الف، نونِ منوّن، مطوعی کے لئے "وَصِبْغًا" بالنصب۔ ابن محیصن کے لئے "سُخْرًا" سین کے ضمہ، الف کے بغیر اور میم کے فتحہ مع التشدید۔ حسن کے لئے "فَسْئَلِ الْعَادِّیْنَ" دال کی تخفیف سے۔ حسن کے لئے "لَا یُفْلَحُ" یاء اور لام کے فتحہ سے۔

سورۃ النور مطوعی کے لئے "وَلَا یَاْخُذْکُمْ" بیاء تذکیر حسن کے لئے "مَا زَکّٰی" بالتشدید۔ نیز "وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا" دونوں میں لام کو کسرہ۔ اعمش کے لئے "دِیْنَهُمُ الْحَقَّ" قاف کے رفع سے حسن کے لئے "مِنْ عَبِیْدِکُمْ" عین کے فتحہ یاء کے کسرہ سے۔ شنبوذی کے لئے "دَرِّیٌّ" بفتح الدال مع الہمزہ والمد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن و ابن محیصن کے لئے "تَوَفَّدُ"، تار اور واؤ کے فتحہ اور دال کے رفع سے۔ ابنِ محیصن کے لئے (مفردہ) "یَوْمًا تَقَلَّبُ"، ایک تارِ مشددہ سے (جیسے ابن کثیر مکی کے لئے وَلَا تَیَمَّمُوْا میں وصلاً ہوا کرتا ہے) حسن کے لئے "بِمَا یَفْعَلُوْنَ"، بتاءِ خطاب اعمش کے لئے "مِنْ خَلَلِہٖ"، خار اور لام کے فتحہ اور الف کے بغیر۔ حسن کے لئے "اِنَّمَا قَوْلُ"، برفعِ لام مطوعی کے لئے "اَلْحُلُمَ"، دونوں لام کے سکون سے۔ حسن کے لئے "لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ نَبِیِّکُمْ"، بَیْنَکُمْ کے بجائے اور یا کے جر و کسرہ سے۔

سورۃ الفرقان مطوعی کے لئے "حُجُرًا"، حاء اور جیم دونوں کے ضمہ سے، حسن کے لئے صرف حاء کے ضمہ سے، حسن کے لئے "یٰوَیْلَتٰی"، بکسر التار اور بعدہٗ یا مفتوحہ۔ مطوعی کے لئے "وَنُسْقِیَہٗ"، نون کے فتحہ سے، حسن کے لئے "قَمْرًا"، بفتح القاف و اسکان المیم اور اعمش کے لئے بضم القاف و اسکان المیم۔ (قُمْرًا)

سورۃ الشعراء مطوعی کے لئے "لِمَا خِفْتُکُمْ"، لام کے کسرہ میم کی تخفیف سے نیز "اَنْ کُنْتُمْ مُؤْقِنِیْنَ"، بفتح الہمزہ اعمش کے لئے "یَاْتُوْکَ بِکُلِّ سَاحِرٍ"۔ بجائے سَحَّارٍ کے اسم فاعل، حسن کے لئے "فَاتَّبَعُوْهُمْ"، ہمزہ وصلی اور تار کی تشدید سے حسن کے لئے "خَطَایَایَ"، بجائے خَطِیْئَتِیْ کے، طار کے فتحہ مع الف بعدہٗ یار مفتوحہ ممدودہ۔ پھر اس کے بعد یارِ مفتوحہ حسن کے لئے "وَالْجِبِلَّۃَ"، جیم اور بار کے ضمہ سے۔ نیز "اَلْاَعْجَمِیِّیْنَ"، دو یاروں سے پہلی مشدد ــ دوسری ساکن۔ نیز "فَتَاْتِیَهُمْ بَغْتَۃً"، بتار تانیث (اِتحاف میں بَغْتَۃً کو بفتح الغین لکھا ہے مگر اس کی تائید نہ المحتسب سے ہو رہی ہے اور نہ القرارت الشاذہ سے۔) نیز "الشَّیٰطُوْنَ"، ہے۔

سورۃ النمل مطوعی کے لئے "بَدَّلَ حَسَنًا"، ھار اور سین کے فتحہ اور نون کی تنوین سے۔ نیز "لَا یَحْطِمَنَّکُمْ"، یار کے ضمہ حاء کے فتحہ اور طار کی تشدید سے۔ نیز "ھَلَّا یَسْجُدُوْا"، بجائے ہمزہ کے ھار اور لام کی تشدید سے۔ حسن کے لئے "فَمَا کَانَ جَوَابَ"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَوَابُ کو مرفوع۔ (یہاں اور عنکبوت دونوں جگہ) مطوعی کے لئے "اَمَّنْ خَلَقَ" اور اس کے بعد چاروں اسی طرح کے کلمات میم کی تخفیف سے اَمَنْ۔ ابنِ محیصن کے لئے "اَدْرَكَ"، بہمزۂ مفتوحہ بعدہٗ الف اور دال کے سکون سے۔ "اَنْذَرْتَهُمْ" میں ورش کی وجہ ثانی کی طرح) نیز "مَا تَكُنُّ"، یہاں اور قصص میں بجائے مَا تَكُنُّ، بفتح التاء وضم الکاف۔ مطوعی کے لئے "بِهَادِ الْعُمْيِ"، یہاں اور روم میں دال کی تنوین سے اور اَلْعُمْيُ کو مفتوح۔ حسن کے لئے "تُكَلِّمُهُمْ"، کے بجائے "تَسِمُهُمْ"، اَلسُّوْءَ ہم حسن کے لئے بفتح الواؤ ہے۔ نیز "دَخِرِيْنَ"، بلا الف ہے۔

سورۃ القصص سے سورۃ السجدۃ تک

حسن کے لئے "فَاسْتَغَاثَهُ"، غین کے بجائے عین سے اور ثار کے بجائے نون سے، نیز ابنِ محیصن کے لئے بالخلف اس سورت کے رَبْ کے سب کلمات بضم الباء ہیں۔ نیز "اَيَّمَا"، یار کے سکون سے (اَيْمَا) ہے۔ مطوعی کے لئے "اَلرُّهُبِ"، راء اور ھاء کے ضمہ سے۔ حسن کے لئے "وَلَقَدْ وَصَلْنَا"، صاد کی تخفیف سے (سورۃ العنکبوت) حسن کے لئے "وَلْنَحْمِلْ"، بکسر اللام، مطوعی کے لئے "يَرْجِعُوْنَ"، بیاء غیب اور بصیغۂ معروف۔ (سورۃ لقمان) حسن کے لئے "وَفَصْلُهٗ"، فاء کے فتحہ، صاد کے سکون سے۔ اعمش کیلئے "وَمَنْ يُّسْلِمْ"، سین کے فتحہ سے اام کی تشدید سے، حسن کیلئے "وَالْبَحْرُ"، راء کے ضمہ سے اور "مِّدَادٌ"، میں یاء کو ضمہ اور میم کو کسرہ اور اسکے بعد کا کلمہ "مِنْ بَعْدِهٖ"، محذوف۔ مطوعی کیلئے "بِنَعْمَاتِ اللّٰهِ"، نون اور عین کے فتحہ اور میم کے بعد الف سے (السجدۃ) حسن و مطوعی کیلئے "مِمَّا يَعْدُوْنَ"، بالیاء حسن کے لئے "ضَلَلْنَا"، صاد سے ابنِ محیصن اور شنبوذی کے لئے "اَخْفٰى"، ہمزہ اور فاء کے فتحہ اور فاء کے بعد الف سے۔ مطوعی کے لئے "اَخْفَيْتُ"، ہے۔ اعمش کے لئے "قُرَّاتِ"، با الجمع ہے۔

سورۃ الاحزاب سے سورۃ یٰسٓ تک

حسن کے لئے "تُظَهِّرُوْنَ"، تاء کے ضمہ ظاء فتحہ بغیر تشدید کے اور بغیر الف کے اس کے بعد ھاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا کسرہ مع التشدید۔ نیز "عِوَجًا" واؤ کے کسرہ سے۔ دونوں۔ نیز "سُوِلُوْا" بجائے ہمزہ کے واؤ کے کسرہ کے ساتھ۔ ابن محیصن کے لئے مفردہ سے "نُضَاعِفُ" نون مضمومہ اور ضادِ مفتوحہ سے مع الالف بعدہٗ عین مکسور اور "اَلْعَذَابَ" منصوب، نیز "فَيَطْبَعَ" میم کے کسرہ سے حسن کے لئے "اَنْ وَّهَبَتْ" بفتح الہمزہ۔ ابن محیصن کے لئے (مبہج سے) "تُقِرَّ" تاء کے ضمہ قاف کے کسرہ سے "اَعْيُنُهُنَّ" نون کے نصب سے، حسن کے لئے "تَقَلَّبُ" تا کے فتحہ سے۔ مطوعی کے لئے "وَكَانَ عَبْدًا لِلّٰهِ" عین مفتوح سے اس کے بعد بار سے اور دال کی تنوین سے۔ بعدہٗ "وَيَتُوْبُ" رفع سے۔ (سورۂ سبا) مطوعی کے لئے "وَلَا اَصْغَرَ، وَلَا اَكْبَرَ" دونوں میں راء منصوب ہے۔ حسن کے لئے "اَوْبِيْ" واؤ کے سکون سے نیز ہمزۂ وصلی۔ ابتداءً بضم الہمزہ۔ حسن کے لئے "فُرِّغَ" بجائے زار کے راء سے اور عین کے بجائے غین بصیغۂ مجہول۔ ابن محیصن اور مطوعی کے لئے "اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ" وصلاً بحذف الیاء حسن کے لئے "تُقَارِبُكُمْ" قاف کے بعد الف سے اور راء کی تخفیف سے۔ مطوعی کے لئے "وَيُقَدِّرُ لَهٗ" یاء کے ضمہ قاف کے فتحہ دال کی تشدید سے۔ حسن اور مطوعی کے لئے "فِي الْغُرُفَاتِ" راء کے سکون سے بالجمع۔ (سورۂ فاطر) مطوعی کے لئے "عُمُرِهٖ" میم کے سکون سے صرف اس سورت میں حسن کے لئے۔ "وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ" بصیغۂ غائب بالیاء۔ (سورۂ یٰسٓ) حسن کے لئے "يٰسٓ" نون کے کسرہ سے۔ نیز "تَنْزِيْلِ" لام کے کسرہ سے۔ نیز "فَاَعْشَيْنٰهُمْ" بجائے غین کے عین سے۔ نیز "وَيَا حَسْرَةَ الْعِبَادِ" بلا تنوین اور کلی کے حذف سے۔ نیز "مِنَ الْقُرُوْنِ اِنَّهُمْ" ہمزہ کے کسرہ۔ نیز "نُغْرِقْهُمْ" غین کے فتحہ اور راء کی تشدید سے۔ ابن محیصن کے لئے "وَلَا اِلٰى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ" بضم الیاء و فتح الجیم، حسن و مطوعی کے لئے "رُكُوْبُهُمْ" بضم الراء، حسن کے لئے "اَلْخَالِقُ" بجائے اَلْخَلَّاقُ کے مطوعی کے لئے "مَلَكَةٌ" کاف کے فتحہ اور واؤ کے حذف سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ والصّٰفّٰت سے سورۃ الجاثیۃ تک

حسن کے لئے "خَطِفَ" میں دو وجہ ہے، اول بفتح الخاء و تشدید الطاء بالکسر (خَطِّفَ) دوم خِطِفَ بکسر الخاء۔ حسن کے لئے "وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ" دال کی تخفیف سے اور "اَلْمُرْسَلُوْنَ" مرفوعاً ابن محیصن کے لئے "مُطَّلِعُوْنَ" طاء کے سکون سے، اس کے بعد "فَاطَّلَعَ" ہمزۂ مضمومہ، طاء کے سکون اور لام کے کسرہ سے۔ حسن و مطوعی کے لئے "فَلَمَّا سَلَّمَا" ہمزہ کے حذف سین کے فتحہ اور لام کی تشدید سے۔ حسن کے لئے "صَالُوا الْجَحِيْمِ" لام کے ضمہ سے۔ (اور ایک روایت حسن سے یہ بھی ہے صَالُوْا بضم اللام اور اثبات واؤ سے) (سورۂ صٓ) حسن کے لئے "صٓ" دال کے کسرہ سے۔ نیز "وَلَا تُشْطِطْ" شین کے فتحہ، اس کے بعد الف سے، شنبوذی کے لئے "فَتَنَّاهُ" نون کی تخفیف سے۔ مطوعی کے لئے "اُولِي الْاَيْدِ" مطلقاً یاء کے حذف سے۔ نیز "وَالْحَقُّ اَقُوْلُ" قاف کے رفع سے۔ (سورۃ الزمر) حسن اور ابن محیصن کے لئے "مَائِتٌ" اور "مَائِتُوْنَ" دونوں میں میم کے بعد الف اس کے بعد ہمزۂ مکسورہ۔ حسن کے لئے "يٰحَسْرَتِيْ" تاء کے کسرہ، بعدہٗ یاء۔ حسن کے لئے "قَدْ جَائَتْكَ" جیم کے بعد الف کے بغیر۔ مطوعی کے لئے "حَقَّ قَدْرِهٖ" دال کے فتحہ سے۔ حسن کے لئے "قَبْضَتُهٗ" تاء کے نصب سے (سورۂ غافر) مطوعی کے لئے "جَنّٰتٍ عَدْنٍ" الف کے حذف اور تاء کے فتحہ سے حسن کے لئے "لِتُنْذِرَ" تا رخطاب سے۔ نیز "يُظْهِرَ" بضم الیاء و فتح الظاء والہاء مع التشدید الہاء اور "الْفَسَادُ" دال کے رفع سے۔ حسن و اعمش کے لئے "فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ" یہاں اور سورۂ تغابن میں صاد کے کسرہ سے (سورۂ فصلت) مطوعی کے لئے "قُلْ اِنَّمَا" قاف کے بعد الف و فتح لام سے (قَالَ) انثیں کے لئے "يُوْحِيْ" حاء کے کسرہ اور یاء کے سکون سے۔ حسن کے لئے "وَاَمَّا ثَمُوْدُ" دال کے فتحہ بلا تنوین کے۔ مطوعی کے لئے اس لفظ میں خلف ہے۔ ایک وجہ تو مثل حسن کے ہے اور وجہ ثانی "ثَمُوْدٌ" مرفوع منون ہے اس وجہ ثانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں شنبوذی مطوعی کے ساتھ ہیں۔ اعمش کے لئے "قَنِطُوْا"، نون کے کسرہ سے۔
"القراءت الشاذہ" میں بجائے اعمش کے حسن ہے، صاحبِ اتحاف "اعمش" لکھتے ہیں
نیز صاحبِ "المحتسب"، ابنِ جنی رحسورہ حجر کے تحت لفظ "مِنَ الْقٰنِطِیْنَ" کے بارے
میں لکھتے ہیں "یحییٰ اور اعمش..... کی قرآءت یہی ہے"، اس کے بعد موصوف کی
صراحت سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں "قَنِطُوْا"، بکسر النون کی قرآءت اعمش کے لئے ہے
(المحتسب ج ۲ ص ۲۴۵) (سورۃ الزخرف) حسن کے لئے "یٰنَا شَوْا"، یاءِ مضمومہ، نونِ مفتوحہ
اس کے بعد الف اور الف کے بعد شین مخفف سے مطوعی کے لئے "عِبَادَ الرَّحْمٰنِ"،
دال کے نصب سے۔ حسن کے لئے "شَهَادَتُهُمْ"، دال کے بعد الف سے بالجمع۔
مطوعی کے لئے "اِنِّیْ بَرِیْءٌ"، ایک نون مشدد سے، بجائے اِنَّنِیْ کے ابنِ محیصن کے
لئے "سِخْرِیًّا"، سین کے کسرہ سے صرف یہاں مطوعی کے لئے "اَسَاوِرُ"، سین کے
فتحہ مع الف کے اور راء کے رفع سے، تار کے حذف سے۔ اعمش کے لئے "وَاِنَّهٗ
لَعَلَمٌ"، عین اور لام ثانی کے فتحہ سے (سورۃ الدخان) ابنِ محیصن کے لئے "رَبِّکُمْ
وَرَبَّ"، دونوں میں بار کے جر سے۔ حسن کے لئے "یُبَطَّشُ"، یاء کے ضمہ طاء کے فتحہ
سے مجہول اور "اَلْبَطْشَةُ"، برفع التار۔ نیز "فَدَعَا رَبَّهٗ اِنَّ"، ہمزہ کے کسرہ سے۔
نیز "کَالْمُهْلِ"، میم کے فتحہ سے۔ "وَاسْتَبْرَقَ"، کہف میں گذرا۔ (سورۃ الجاثیۃ) ابنِ
محیصن کے لئے بالخلف "جَمِیْعًا مِّنَّهٗ"، نون کی تشدید، اس کے بعد تاءِ تانیث منصوب
سے، بجائے مِنْهُ کے۔ اعمش کے لئے۔ بالخلف "غِشٰوَةٌ"، غین کے کسرہ، شین کے
سکون بغیر الف کے اور وجہِ ثانی غین کے فتحہ سے۔ حسن کے لئے "حُجَّتُهُمْ"، برفع التاء

سورۃ الاحقاف سے سورۃ الرحمٰن تک

حسن کے لئے "اَوْ اَثٰرَةٍ"، ثار کے سکون بغیر الف
کے۔ نیز "فَضَالَّهٗ"، فاء کے ضمہ اور صاد کے بعد
الف سے۔ مطوعی کے لئے "یَتَقَبَّلُ"، اور "یَتَجَاوَزُ"، دونوں میں یاء مفتوحہ سے

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد "اَحْسَنَ" بالنصب۔ حسن اور اعمش کے لئے "اَنْ اَخْرُجْ" ہمزہ کے فتحہ اور راء کے ضمہ سے حسن کیلئے "لَاتُرٰی" تاء کے ضمہ سے اور "مَسَاكِنُهُمْ" نون کے رفع سے۔ مطوعی کیلئے یہی لفظ بضم الیاء ہے اور بعد کا لفظ نون کے رفع سے مع کاف کے فتحہ سے واحد (مَسْكَنُهُمْ) حسن کے لئے "وَلَمْ يَعْيَ" دوسری یاء کے کسرہ سے حسن کے لئے "بَلَاغًا" غین کے نصب سے، نیز "يُهْلِكُ" یاء کے ضمہ اور لام کے کسرہ سے "اَلْقَوْمَ" بالنصب، ابن محیصن کے لئے "يَهْلِكَ" یاء کے فتحہ اور لام کے کسرہ سے (سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ابن محیصن کے لئے "فِدًا" الف اور اس کے بعد ہمزہ کے بغیر۔ حسن کے لئے "وَالَّذِيْنَ قَتَّلُوْا" قاف اور تاء کے فتحہ مع تشدید تاء۔ ابن محیصن کے لئے "عَرَّفَهَا" راء کی تخفیف سے۔ مطوعی کے لئے "تَوَفَّهُمْ" بصیغۂ تذکیر مع الامالہ۔ ابن محیصن کے لئے "وَيَخْرُجُ" یاء کے فتحہ اور راء کے ضمہ سے اور "اَضْعَافُكُمْ" بالرفع (سورۃ الفتح) حسن کے لئے "وَاٰتَاهُمْ" ہمزہ کے بعد الف ثاء کے بجائے تاء (وَاٰتَابَهُمْ کے بجائے) مطوعی کے لئے "تَاْخُذُوْنَهَا" پہلا تاء سے۔ حسن کے لئے "اَشِدَّآءُ" اور "رُحَمَآءُ" دونوں بالنصب۔ نیز "اٰثَارِ" بجائے اَثَرٍ کے جمع سے ابن محیصن کے لئے مبہج سے (نہ کہ مفردہ سے) "شَطْاَهٗ" ہمزہ کی حرکت نقل کر کے طاء کو دیا اور ہمزہ کو حذف کر دیا۔ (سورۃ الحجرات) حسن کے لئے "بَيْنَ اِخْوَانِكُمْ" ہمزہ کے کسرہ خاء کے سکون واؤ کے بعد الف اور الف کے بعد نونِ مکسور سے۔ نیز "وَلَا تَحَسَّسُوْا" حاء مہملہ سے جیم کے بجائے (سورۂ قٓ) حسن کے لئے "قٓ" قاف بکسر الفار اعمش کے لئے "اِذَا مُتْنَا" ہمزۂ اولیٰ کے حذف سے۔ حسن کے لئے "اِلْقَاءَ" ہمزہ کے کسرہ قاف کے فتحہ، قاف کے بعد الف، الف کے بعد ہمزۂ منصوب منون۔ (بعض مفسرین حسن کے لئے اس لفظ کی قرآءت "اَلْقِيَنَّ" نقل کرتے ہیں۔ تو ممکن ہے یہ ان کی دوسری روایت ہو) نیز "يُقَالُ لِجَهَنَّمَ" بصیغۂ مجہول ہے۔ نیز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مُنْقَبُوْا" بکسر القاف ہے (سورۃ الذّٰریٰت) حسن کے لئے "اَلْحُبُكِ" حار اور بار کے کسرہ سے۔ مطوعی کے لئے "اِیَّانَ" ہمزہ کے کسرہ سے۔ ابن محیصن کے لئے "وَفِی السَّمَآءِ وَاِنَّ رِزْقَكُمْ" بجائے "رِزْقُكُمْ" کے، ان کے لئے ایک دوسری وجہ بھی "اَنَّ رِزْقَكُمْ" ہے۔ بعض کا قول ہے کہ وجہ اول المہیج سے اور ثانی المفردہ سے۔ نیز ابن محیصن کے لئے "هُوَ الرَّازِقُ" ہے یہ مہیج سے ہے (یعنی بالخلف ہے) اعمش کے لئے "اَلْمَتِيْنِ" نون کے جر اور کسرہ سے۔ (سورۃ الطور) مطوعی کے لئے "اَدْبَارَ" ہمزہ کے فتحہ سے۔ (سورۃ النجم) حسن کے لئے "وَالنُّجُمِ" بضم النون ہے۔ ابن محیصن کے لئے (بالخلف) مہیج سے "لِنَجْزِیَ، وَنَجْزِیَ" دونوں بالنون ہیں۔ نیز "اَلَّذِیْ وَفّٰی" فا کی تخفیف سے حسن کے لئے "وَالْمُؤْتَفِكَةَ" جمع سے بکسر التاء ہے (سورۃ القمر) حسن کے لئے "فَالْتَقَى الْمَاوَانِ" اَلْمَآءُ کی جگہ۔ حسن کے لئے "یَوْمِ نَحْسٍ" میم کی تنوین سے۔ نیز "اَلْمُحْتَظِرِ" ظاء کے فتحہ سے ابن محیصن کے لئے (المفردہ) "وَنُذُرِ" نون اور ذال کے ضمہ سے۔ (سورۃ الرحمٰن) حسن کے لئے "وَلَهُ الْجَوَارِ" راء کے رفع سے۔ مطوعی کے لئے "سَيُفْرَغُ" یاء سے اور راء کے فتحہ سے حسب قاعدہ یاء کے کسرہ کے ساتھ۔ حسن کے لئے "نَحْسٍ" نون کے فتحہ حاء کے سکون اور سین کے جر سے۔ شنبوذی کے لئے "یُطَوَّفُوْنَ" طاء اور واؤ کے فتحہ اور دونوں کی تشدید سے۔ (اِسْتَبْرَقَ کا اختلاف کہف میں گذرا) ابن محیصن کے لئے "رَفَارِفَ" "وَعَبَاقِرِیَّ" اول میں قرأت بروزن وَسَادِسَ ہے۔ ثانی میں یاء کے فتحہ، اس کے بعد الف، الف کے بعد قاف اور راء کا کسرہ۔ آخر میں یاء کا فتحہ مع التشدید بلا تنوین۔

سورۃ الواقعہ سے سورۃ المرسلٰت تک

یحییٰ یزیدی کے لئے "خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ" دونوں منصوب۔ مطوعی کے لئے "فَظَلِلْتُمْ" دو لاموں سے، پہلا مکسور، دوسرا ساکن۔ (سورۃ الحدید) حسن کے لئے "اَلَمَّا یَاْنِ" اَلَمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بجائے میم مشدد، اس کے بعد الف۔ اعمش کے لئے "وَمَانُزِّلَ" بضم النون وکسر الزاء مع التشدید (سورۃ المجادلۃ) حسن کے لئے "یُظَهِّرُوْنَ" بضم الیاء وفتح الظاء (مع التخفیف بغیر الف اور ھاء کا کسرہ مع التشدید۔ نیز "وَلَا اَکْبَرَ" بالباء ابن محیصن "فَلَاتَنَاجَوْا" ایک تار مخفف سے، مفردہ سے ایک تار مشدد سے۔ حسن کے لئے "فَلَاتَفَاسَحُوْا" فار کے فتحہ مع الالف (سورۃ الحشر) حسن کے لئے "اَلْجَلَاءَ" بغیر الف اور بغیر ہمزہ کے۔ (اَلْجَلَ) نیز "جُدُرٍ" جیم کے ضما اور دال کے سکون سے ابن محیصن کے لئے بفتح الجیم وسکون الدال "جَدْرٍ" حسن کے لئے "عَاقِبَتُهُمَا" تاء کے رفع سے۔ مطوعی کے لئے "خَالِدَانِ" بالالف۔ ابن محیصن کے لئے "اَلْبَارِیُ" ہمزہ کے بجائے یاءِ مضمومہ سے (مفردہ) اور یاءِ مفتوحہ سے بھی، انھیں کے لئے "اَلْمُصَوِّرُ" واؤ مشددہ مکسورہ سے اور راء کے نصب سے۔ حسن کے لئے واؤ کے فتحہ اور اور راء کے نصب سے (سورۃ الممتحنۃ) حسن کے لئے "وَلَا تُمَسَّكُوْا" تاء میم اور سین تینوں کے فتحہ سے سین کی تشدید سے۔ نیز "فَعَقَّبْتُمْ" حذفِ الف سے مع التشدید قاف۔ (سورۃ الجمعۃ) ابن محیصن کے لئے "فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ" واؤ کے کسرہ سے۔ مطوعی کے لئے "اَلْجُمُعَةِ" میم کے سکون سے۔ (سورۃ المنافقین) حسن کے لئے "اِیْمَانُهُمْ جُنَّةً" ہمزہ کے کسرہ سے۔ نیز "لَنُخْرِجَنَّ الْاَعَزَّ" یاء کے بجائے نون مضموم اور راء مکسور "اَلْاَعَزُّ" منصوب۔ اسی طرح "اَلْاَذَلَّ" بھی منصوب ہوگا۔ (سورۃ التغابن) حسن اور اعمش کے "صَوَّرَكُمْ" بکسر الصاد۔ ابن محیصن کے لئے "یُصْحِفُهُ" ضاد کے سکون سے بلاالف۔ (سورۃ القلم) حسن کے لئے "نٓ" بکسر النون۔ نیز "عُتُلٌّ" مرفوع ہے۔ نیز "اِذَا تُتْلٰی" "اِنَّ لَكُمْ فِیْهِ" اور "اِنَّ لَنَا" تینوں میں حسن کے لئے دو ہمزے ہیں، ہمزۂ ثانیہ کو حرفِ مد سے بدل کر پڑھا ہے۔ اور ہمزۂ اولیٰ مکسور ہے۔ نیز "یُكْشَفُ" یاء کو ضمہ شین کو کسرہ پڑھا ہے۔ نیز "تَدَارَكَهُ"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دال کی تشدید اور کاف کے رفع سے (سورۃ الحاقۃ) مطوعی کے لئے "وَحُمِلَتُ"، میم کی تشدید سے (سورۃ المعارج) حسن و مطوعی کے لئے "اَنْ یَّدْخُلَ"، یار کے فتحہ اور خاء کے ضمہ سے، ابن محیصن کے لئے "اَلْمُشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ" واحد۔ حسن کے لئے "نَصَبٍ" نون اور صاد کے فتحہ سے (سورۃ نوحؑ) حسن کے لئے "وَوِلْدُهٗ"، واو کے کسرہ اور لام کے اسکان سے۔ ابن محیصن کے لئے "کِبَارًا" بکسر الکاف و تخفیف الباء۔ مطوعی کے لئے "وَلَا یَغُوْثَا وَ یَعُوْقَا"، دونوں میں تنوین کے ساتھ۔ (سورۃ الجن) ابن محیصن کے لئے "لُبَدًا"، بضم اللام و بار مخففہ ان کے لئے یہ وجہ دونوں کتابوں (المفردہ اور المبہج) سے، وجہ ثانی بضم اللام و فتح الباء مشددہ ہے (لُبَّدًا) (سورۃ المزمل) ابن محیصن کے لئے بالخلف یعنی مبہج سے "وَطَآءً" واو اور طاء کے فتحہ سے طاء کے بعد الف، وجہ ثانی واو کے کسرہ سے (وِطَاءً) (سورۃ المدثر) حسن کے لئے "تَسْتَكْثِرُ"، مجزوم الراء (القیلۃ) حسن کے لئے "اَیْنَ الْمَفَرُّ"، فار کے کسرہ سے (الانسان) اعمش کے لئے "قَوَارِیْرَ"، دونوں لفظ راء کے رفع سے بغیر تنوین کے مطوعی کیلئے "عَالِیَهُمْ"، یاء کے اسکان اور ھاء کے ضمہ سے۔ حسن کے لئے "وَاِسْتَبْرَقٌ"، ہمزۂ قطعی سے اور قاف کے رفع بلا تنوین، مبہج سے ابن محیصن کے لئے بھی یہی وجہ ہے لیکن مفردہ سے اسی طرح ہے مگر بہمزۂ وصلی (المرسلات) حسن کے لئے "عُرْفًا"، راء کے ضمہ سے، مطوعی کے لئے "هٰذَا یَوْمُ"، بنصب المیم، یز "ظُلَلٍ"، ظاء کے ضمہ سے بغیر الف کے

سورۃ النّٰزعٰت سے آخر قرآن (الفلق) تک

حسن کے لئے "وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ"، ضاد کے رفع سے۔ اسی طرح انھوں نے "وَالْجِبَالُ"، کے لام کو مرفوع پڑھا ہے۔ (عَبَسَ) حسن کے لئے "اَنْ جَآءَهُ"، ہمزہ پر مد کے ساتھ۔ ابن محیصن کے لئے "شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ"، یار کے فتحہ اور عین مہملہ سے بجائے غین کے (تکویر) مطوعی کے لئے "اَلْمَوْدَةُ"، ہمزہ اور اس کے بعد واو کے حذف سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(التطفیف) حسن کے لئے "اِذَا اکْتَالُوْا" ہمزہ کے مد کے ساتھ (سورۃ القلم میں گذر چکا ہے) اور بیارِ تذکیر۔ (البروج) حسن کے لئے "قُتِّلَ" تاء کی تشدید سے۔ نیز "اَلْوَدُوْدِ" واؤ کے ضمہ سے (الغاشیۃ) ابن محیصن اور یزیدی کے لئے "عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ" دونوں منصوب، (الفجر) حسن کے لئے "بِعَادَ" دال کے فتحہ بلا تنوین کے۔ ابن محیصن کے لئے "وَلَا تُحَاضُّوْنَ" مہملہ سے تاء کے ضمہ اور حاء کے بعد الف سے وجہ ثانی مثل عاصم وغیرہ کے ہے۔ (البلد) حسن کے لئے "لُبَدًا" باء کے ضمہ سے۔ نیز "ذَا مَسْغَبَةٍ" ذال کے بعد الف سے بجائے یاء کے (الشمس) حسن کے لئے "بِطُغْوٰنِهَا" بضم الطاء (البینۃ) حسن کے لئے "مُخْلَصِيْنَ" بفتح اللام۔ (التکاثر) حسن کے لئے "لَتَرَوُنَّ" دونوں لفظوں میں تاء کو ضمہ اور واؤ کے بجائے ہمزہ (الھمزۃ) حسن کے لئے "وَعَدَدَهٗ" پہلے دال کو تخفیف سے۔ حسن و ابن محیصن کے لئے "لَيُنْۢبَذَانِّ" ذال کے بعد الف مع کسر النون (الماعون) حسن کے لئے "يَدُعُّ" دال کے فتحہ اور عین کی تخفیف سے (لھب) حسن کے لئے "سَيُصْلٰى" یاء کے ضمہ سے (الفلق) حسن کے لئے "اَلنُّفّٰثٰتِ" نون کے ضمہ سے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین۔

ابوالحسن اعظمی
دارالعلوم دیوبند
۷ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
پیش لفظ	۴
سند کے اعتبار سے قرارات کی قسمیں	۵
ضابطۂ قرارت	۷
ائمۂ قراراتِ شاذہ، انکے رُواۃ اور طُرق کا مختصر تذکرہ	۹
امام ابنِ محیصن المکی رح	۹
راوی اول ... احمد البزّی رح	۹
راوی دوم ابوالحسن شنبوذ رح	۱۱
امام یحییٰ الیزیدی رح	۱۲
راوی اول سلیمان بن الحکم رح	۱۴
راوی دوم احمد بن فرح رح	۱۴
امام الحسن البصری رح	۱۶
راوی اول شجاع بن ابی نصر البلخی رح	۱۸
راوی دوم ابوعمر الدوری رح	۱۸
امام سلیمان بن مہران الاعمش رح	۱۹
راوی اول حسن المطوعی رح	۲۱
راوی دوم محمد بن احمد الشنبوذی رح	۲۲
طُرقِ ثلاثہ المفردہ للاھوازی رح	۲۵
المبہج للامام سبط الخیاط رح	۲۷
المستنیر للشیخ بن سوار رح	۲۸
الاصول	۳۰
الفروش	۳۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کی اپنے قارئین سے

گزارش

الحمدللہ علم تجوید وقرآءت کے فروغ کے لیے قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کوشاں ہے ہمارا مقصد معیاری' دیدہ زیب اوراعلیٰ طباعت کی حامل کتب شائقین تک پہنچانا ہے۔اگر آپ کے شہر یا علاقے میں آپ کو ہماری کتابیں بآسانی دستیاب نہیں ہو پا رہی ہیں تو براہ راست بلاتکلف ہم سے بذریعہ خط یا فون رابطہ کریں۔

ہم آپ کوانشاءاللہ فوری طور پر کتب فراہم کریں گے۔

نوٹ: فہرست کتب صرف چار روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔

قرآءت اکیڈمی®
28- الفضل مارکیٹ 17- اُردو بازار۔لاہور
Ph.: 042 - 7122423
0300 - 4785910

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

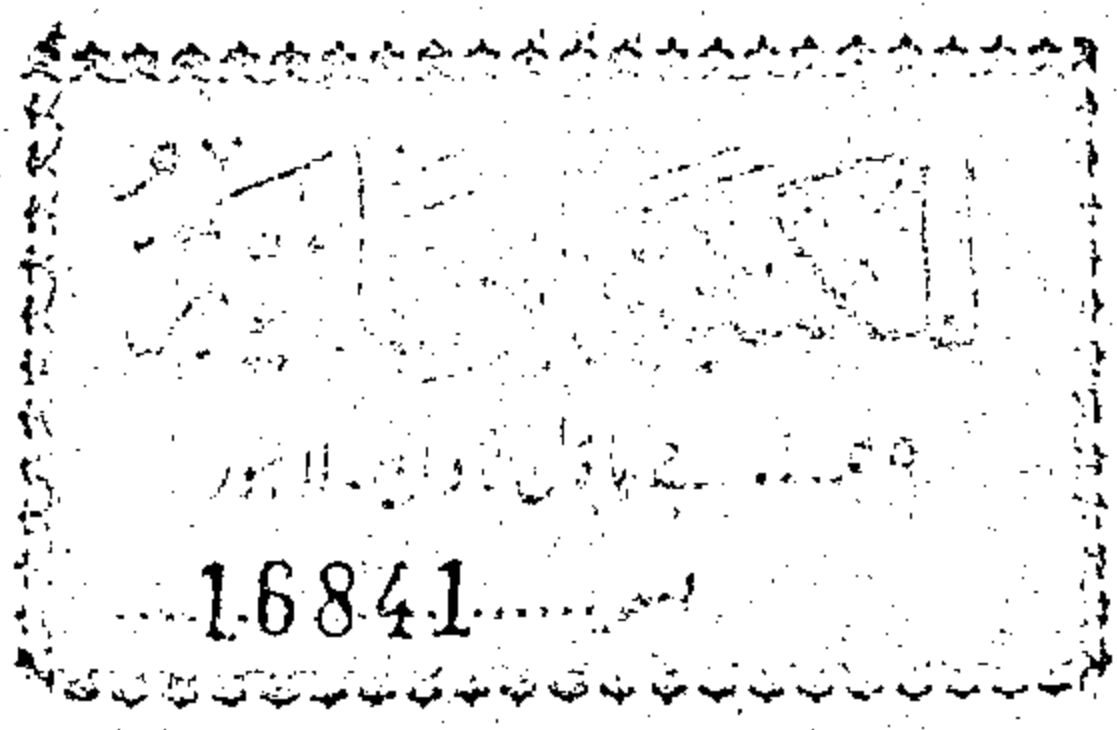

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

الحمد للہ

علم تجوید و قرآءت کے فروغ کے لیے کوشاں

قرآءت اکیڈمی

ہماری پہچان

معیاری

دیدہ زیب

مُستند اور

اعلیٰ طباعت کی حامل کُتب

28- الفضل مارکیٹ 17- اُردو بازار- لاہور

فون: 7122423